﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃ المبارک 22 ستمبر 2017ء — 01 محرّم 1439 ہجری قمری ❁ 22 تبوک 1396 ہجری شمسی | شمارہ38

## اطاعت امام

حضرت ربیعہ بن اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ شادی کے بارہ میں کیا خیال ہے۔ مَیں نے عرض کیا جو حضور پسند فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا انصار کے فلاں قبیلہ میں چلے جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ تم میری شادی اس فلاں عورت سے کردو۔ مَیں نے جا کر یہی پیغام دیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ کے قاصد کو خوش آمدید۔ وہ اپنا مقصد پورا کئے بغیر یہاں سے نہیں جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے میری شادی کی، بہت شفقت کا سلوک کیا اور کوئی دلیل نہیں مانگی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد4 صفحہ58)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

**عیسائی بشپ جے اے لیفرائے کا بیان کہ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔**

### تتمہ حاشیہ ٹائٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ

*Bishops Bourne*
*Lahore*
*Aug. 15.01.*

*Dear Sir,*

*The Lord Jesus Christ was certainly not a Lawgiver, in the sense in which Moses was, giving a complete descriptive law about such things as clean and unclean food etc. That he did not do this must be evident to any one who reads the New Testament with any care or thought whatever. The Mosaic law of meats etc was given in order to develop in the minds of men who were in a very elementary stage of education and religion, the sense of law, and gradually of Holiness and the reverse. It is therefore called in the New Testament a "Schoolmaster to bring us to Christ" (Gal iii. 24) for it developed a conscience in men which, when awakened,could not find rest in any external or purely ceremonial acts but needed an inner righteousness of heart and life. And it was to bring this that christ came, By His life and death he both deepened in men's minds the sense of what sin really is and how terrible it is and also showed men how they could be reconciled to God, obtaining forgiveness of sins and also power by the gift of the Holy Spirit to live a new life in real holiness, and in love to God and man. What the characteristics of that new life are, you can see by reading the sermon on the Mount St. Mathew Chapters V-VII.*

### ترجمہ

ازمقام بشپس بورن واقعہ لاہور
مورخہ 15/اگست 1901ء
جناب

خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ۔ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔

موسیٰ کی شریعت کھانے وغیرہ امور کے متعلق اس واسطے نازل ہوئی تھی کہ انسان کا دل تربیت پا کر شریعت کے مفہوم کو پالے اور رفتہ رفتہ مقدس اور غیر مقدس کو سمجھنے لگے کیونکہ انسان اس وقت تعلیم و مذہب کی ابتدائی منزل میں تھا۔ اس لئے انجیل میں کہا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت ایک اُستاد تھی جو ہمیں مسیح تک لائی کیونکہ اس شریعت نے انسان کے دل میں ایک ایسی فطرت پیدا کر دی جو کہ ترقی پا کر صرف بیرونی اور رسمی اعمال پر قانع نہ ہوئی بلکہ دل اور رُوح کی اندرونی راستی کی تلاش کرنے والی ہوئی۔ اس راستی کے لانے کے واسطے مسیح آیا۔ اپنی زندگی اور موت کے ذریعہ سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں یہ سمجھ ڈال دی کہ گناہ کیا ہے اور وہ کیسا خوفناک ہے اور گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور روح القدس کے عطیہ سے ہم تقدس کی نئی زندگی پا کر اور خدا اور انسان کے درمیان محبت قائم کر کے خدا کو پھر راضی کر سکتے ہیں۔ متی باب 5 و 7 میں پہاڑی تعلیم کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نئی زندگی کا طرز طریق کیا تھا۔ ( دستخط جے اے لیفرائے بشپ لاہور)

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 24 تا 26۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)........................

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 13 اگست 2017ء بروز اتوار نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **عزیزم ثوبان سلیم خان (ابن مکرم مجم السلیم خان صاحب آف والتھم فارسٹ۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ** مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

عزیزم ثوبان سلیم خان (ابن مکرم مجم السلیم خان صاحب آف والتھم فارسٹ۔ یوکے) 5 اگست کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں 18 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق خان صاحب آف باغ آزاد کشمیر کا پڑپوتا تھا۔ یہ نوجوان بہت نیک طبیعت کا مالک تھا اور جماعتی کاموں میں خوشی کے ساتھ شامل ہوتا تھا۔ والدین کا فرمانبردار اور بہت ملنسار تھا۔

## نماز جنازہ غائب:

**1۔ مکرم عثمان غنی صاحب (چندر کے منگولے ضلع نارووال۔ پاکستان)**

29 جولائی 2017ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو تقسیم ملک کے وقت قادیان کی حفاظت کے لئے قادیان میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو اپنی جماعت میں مختلف حیثیتوں میں خدمتوں کی توفیق ملی۔ مرحوم بڑے مخلص، فدائی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے نیک بزرگ انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کا ایک پوتا عزیزم فراست عمر احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہے۔

**2۔ مکرم اظہر احمد نظام صاحب (آف نظام فریج سنٹر۔ ربوہ)**

17 جولائی 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مستری نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم محمد احمد صاحب نظام (فوٹو گرافر گولبازار ربوہ) کے بیٹے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے آٹو مکینک تھے۔ آپ نے قائد علاقہ راولپنڈی کے علاوہ راولپنڈی، ٹیکسلا اور واہ کینٹ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بلند حوصلہ اور باہمت انسان تھے۔ بیماری کا بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی۔ ہمہ وقت جماعتی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعمان احمد نظام صاحب واقف زندگی ہیں اور جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آجکل موازنہ مذاہب میں تخصص کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

... ... ... ...

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 17 اگست 2017ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم محمد انور لطیف صاحب (ووسٹر پارک۔ یوکے) اور مکرم منظور حسین صاحب۔ آف مجم۔ یوکے (ابن مکرم عیدا صاحب) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ** مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

**1۔ مکرم محمد انور لطیف صاحب (ووسٹر پارک۔ یوکے)**

11 اگست 2017ء کو بعارضہ کینسر 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق L-6/11 ضلع ساہیوال سے تھا۔ آپ کو لمبا عرصہ اپنی جماعت میں بطور صدر اور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور صالح انسان تھے۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**2۔ مکرم منظور حسین صاحب۔ آف مجم۔ یوکے (ابن مکرم عیدا صاحب)**

10 اگست 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نمایاں خوبیوں کے مالک، دوسروں کے کام آنے والے، بہت نیک، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے چھوٹے بھائی تھے۔

## نماز جنازہ غائب:

**1۔ مکرم خیال جان احمد صاحب (آف افغانستان۔ حال پشاور)**

9/10 اگست 2017ء کی درمیانی رات کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ افغانستان کے صوبہ پکتیا سے آپ کا تعلق تھا۔ پیدائشی احمدی تھے۔ 1951ء میں ایک احمدی رشتہ دار کے ساتھ ربوہ آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیعت بھی کی اور ان کی خدمت میں وقتاً فوقتاً حاضر ہوتے رہے۔ خلافت خامسہ کی بھی بیعت کی مگر حضور سے ملاقات نہ کر سکے جس کا انہیں ہمیشہ قلق رہا۔ ایم ٹی اے پر جب خطبات کا سلسلہ شروع ہوا تو سب گھر والوں کو ساتھ بٹھا کر خطبہ سنتے۔ مرکز سلسلہ سے ہمیشہ مضبوط تعلق رکھا۔ خلافت ثالثہ کے دور میں کچھ عرصہ آپ کو امیر جماعت افغانستان کے طور پر خدمت بجالانے کا بھی موقعہ ملا۔ نمازوں کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والے بہت صابر وشاکر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**2۔ مکرم محمد یوسف صاحب (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)**

7 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم جھنڈے خان صاحب کے ذریعہ آئی۔ 1953ء میں مخالفت کے دور میں بڑے حوصلہ سے مشکلات کا سامنا کیا۔ 1964ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کالج کے پرنسپل تھے تو آپ کے ساتھ تین سال خدمت کا موقع ملا۔ اسی طرح حفاظت خاص اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے والے، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**3۔ مکرم نذیر احمد صاحب۔ ڈیٹرائٹ، امریکہ (سابق واقف زندگی گھانا)**

2 مارچ 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے 17 سال تک احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) میں خدمت کی توفیق ملی۔ بعدازاں نائیجیریا میں کیمسٹری کے پروفیسر رہے۔ آپ نے 1989ء میں ڈیٹرائٹ میں سکونت اختیار کی اور جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ بہت منکسر المزاج، سادہ طبیعت کے مالک اور خلافت کے عاشق تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ محترم خالد شریف صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔

**4۔ مکرمہ امۃ النصیر رحمان حافظ زادہ صاحبہ۔ آف کینیڈا (اہلیہ مکرم حبیب الرحمان حافظ زادہ صاحب)**

30 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب (المعروف سبز پگڑی والے) کی پوتی اور مکرم محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر (سپروائزر بلڈنگز۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ Brantford مجلس کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پیس کانفرنس میں بھی رضاکارانہ طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**5۔ مکرم مقبول احمد طھوال صاحب**

4 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت اچھے اخلاق کے مالک، نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

**6۔ مکرم تقی امداد حیدری صاحب المعروف لکی حیدری (آف امریکہ)**

8 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الحمید Chino, California سے نکلتے ہوئے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1988ء سے مخلصانہ طور پر جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتے رہے۔ تاہم آپ کو باقاعدہ بیعت کی توفیق 2009ء میں نصیب ہوئی۔ آپ فجر اور عشاء کی نمازیں باقاعدگی سے مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔ آپ مقامی مجلس انصار اللہ میں آڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

# خطبہ نکاح

## فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ صالحہ تسنیم خان واقفۂ نو کا ہے، جو مکرم عبدالمجید خان صاحب (بیلجیم) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم قاصد احمد ملک ابن مکرم مظفر احمد ملک صاحب یوکے کے ساتھ بارہ ہزار پانچ صد پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ نمود سحر ملک بنت مکرم مظفر احمد ملک صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم ناصر الدین احمد صدیقی ابن مکرم نور الدین احمد صدیقی صاحب مرحوم (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اب ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں اور ان کی آگے نسلیں بھی احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ آمین

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)


قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636



Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

# مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر 465**

## مکرم رابح مصطفیٰ صاحب (1)

مکرم رابح مصطفی محمود محمد یحییٰ صاحب کا تعلق مصر سے ہے۔ ان کی پیدائش سعودی عرب میں 1985ء میں ہوئی اور انہیں 2013ء میں بفضلہٖ تعالیٰ امام الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے ایمان افروز سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

میرے والدین کام کے سلسلہ میں سعودی عرب میں رہائش پذیر تھے۔ میری پیدائش بھی سعودی عرب میں ہوئی اور بارہ سال کی عمر تک مَیں وہیں رہا۔ یہ عرصہ میں نے ایک ایسے معاشرے میں گزارا جس میں نسلی امتیاز عروج پر تھا۔ سکول میں میرا کوئی دوست نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں مصری تھا اور باقی سب سعودی۔ باوجود اس کے کہ میں ان کی ہی زبان بولتا تھا، ان کے ہی دینی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور پڑھائی میں بھی ان سے زیادہ ہشیار نہ تھا پھر بھی مجھے علم نہ تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کیوں کرتے تھے؟ وہ مجھے ہر وقت اس بات کا احساس کیوں دلاتے رہتے تھے کہ میں ان سے ادنیٰ ہوں یا میں سعودی نہیں ہوں۔ وہ خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سمجھتے اور خیرِ اُمّت کا مصداق خیال کرتے اور اس زعم میں مبتلا تھے کہ وہ تو ازلی ابدی جنتی ہیں، نیز بغیر کسی علمی تفوّق کے خود کو علم وحکمت کے مینار سمجھتے تھے۔

مجھے اس تکبر کی کوئی وجہ سمجھ نہ آتی تھی۔ لیکن الحمدللہ کہ یہ مرحلہ گزر گیا اور میں مصر واپس آیا تو سکھ کا سانس لیا اور گزرے سالوں کی اس تلخی کو بھلانے کی کوشش کی۔

### دیومالائی داستانیں!

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری سوچ بھی پختہ ہوتی گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ ہمارے مولوی حضرات جب آخری زمانے کی علامات کے بیان میں دجال اور دآبّۃ الارض وغیرہ جیسی دیگر علامات کے ذکر سے کتراتے ہیں اور اگر ان کا ذکر بھی کرتے ہیں تو اپنے موقف کی بے یقینی کی وجہ سے ان کی زبان لڑکھڑاتی ہے۔ مولویوں کی بیان کردہ دجّال کی شخصیت مجھے کارٹون فلموں کے غیر معمولی کرداروں کی طرح لگتی تھی، اور یہ بات کسی دیومالائی کہانی سے کم نہ تھی کہ ایک آنکھ والا لحیم وشحیم دجّال ہر چیز کو تہس نہس کرتا جاتا ہے۔ ایسے میں امام مہدی تلوار ہاتھ میں تھامے آسمان سے اڑتے ہوئے نازل ہوتا ہے اور ایک ہی وار میں اس دجّال کا کام تمام کردیتا ہے جس کے آگے قبل ازیں دنیا کی تمام طاقتیں بےبس تھیں۔

یہ باتیں میری سمجھ سے باہر تھیں۔ لیکن مولوی حضرات ان امور کے بارہ میں یہ کہہ کر چپ کرا دیتے تھے کہ یہ سب کچھ ایسے ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

### عیسائی یا مسلمان؟!

ایک بار میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ جب مسیح علیہ السلام بوقت رفع تو عیسائی تھے لیکن جب وہ نازل ہوں گے تو کیا وہ عیسائی ہوں گے یا مسلمان؟ کیونکہ اگر نازل ہوتے وقت بھی وہ عیسائی ہوئے تو مسلمانوں کو ان کے نزول کا کیا فائدہ ہوگا؟ اس نے کوئی معقول جواب دینے کی بجائے کوئی اور کہانی ہی سنا دی کہ امام مہدی پہلے آکر عیسائیوں پر جزیہ فرض کردیں گے اور مسیح علیہ السلام آکر اس جزیہ کو ہٹا دے گا اور کئی اور قوانین میں تبدیلی کرے گا جس کے بعد مسلمان اور عیسائی ایک اُمّت واحدہ بن کر رہنے لگ جائیں گے۔ میں اس کی یہ باتیں سن کر ہکّا بکّا رہ گیا۔ میں نے کہا کہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت بن جائے گی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے یکساں ہوگی۔ یہ سن کر اس نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ دراصل ان تفاصیل کے بارہ میں علماء میں اختلاف ہے اور چونکہ ان تمام امور کا تعلق آخری زمانے سے ہے اس لئے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آخری زمانہ ابھی بہت دُور ہے۔

### سلیمانؑ کا ہدہد

مجھے ابھی یہ بے سروپا کہانی ہضم نہ ہوئی تھی کہ ہمارے کورس کی درسی کتاب میں حضرت سلیمان، ان کے جنّوں اور ہُدہُد کا قصہ آ گیا۔ جنّوں کے بارہ میں تو پہلے ہی ہمارے معاشرے میں ایسی باتیں مشہور تھیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن اب ایک عجیب وغریب ہُدہُد کا بھی اضافہ ہوگیا تھا جو پرواز بھی کرتا تھا بلکہ القدس سے یمن تک بآسانی اڑ کر چلا جاتا تھا نیز انسانوں کی طرح بولتا بھی تھا۔ یہ کہانی سنتے ہی اچانک مجھے یاد آ گیا کہ میرے گھر کے پاس بھی تو ایک ہُدہُد کا گھونسلہ ہے۔ میں نے گھر آتے ہی ہُدہُد کو تلاش کیا، وہ اپنے گھونسلے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے بلانے کی بہت کوشش کی لیکن ہُدہُد صاحب مجھے ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہی رہے اور زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہ کیا۔ اگلے روز جب استاد نے دوبارہ ہُدہُد کا قصہ شروع کیا تو میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے عرض کیا کہ کل میں نے ہُدہُد سے بولنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ بولنے والا ہُدہُد جو سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تھا وہ آج کے ہُدہُد سے بہت مختلف اور بہت بڑا تھا اسی وجہ سے بہت دور دور تک اڑ کے پہنچ گیا۔ نیز اس میں ایک اور بھی خوبی تھی کہ وہ بول بھی سکتا تھا۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے کہا کہ میری ہمسائیگی میں رہنے والا ہُدہُد بھی اگر کچھ بڑا ہو جائے تو شاید یہ بھی باتیں کرنے لگ جائے گا!

### معجزات کا زمانہ گزر گیا!

علاوہ ازیں مولوی صاحبان کا یہ منطق بھی میرے لئے ناقابلِ فہم تھا کہ معجزات کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب سابقہ زمانے کے معجزات میں سے کچھ ظاہر نہیں ہوگا۔ اس بارہ میں مولویوں کا بیان سن کر ایک عاقل اس نتیجہ پر پہنچتا تھا کہ خدا اپنے بندوں کے ہدایت پانے سے نعوذ باللہ مایوس ہوگیا ہے اور اس نے انہیں ان کے حال پر اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔ نعوذ باللہ نہ خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی پرواہ ہے نہ اپنے نبی کی، نہ وہ اپنی قدرت کے ثبوت دیتا ہے نہ اپنی موجودگی کا احساس دلاتا ہے، اور یہ کائنات قبل ازیں تو معجزات سے بھری پڑی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ معجزات سے بھی لوگ ایمان نہیں لاتے لہٰذا اس نے اس طریق کو تبدیل کر دیا۔ حالانکہ آج کے زمانے میں مولویوں کی زبانی سنائے جانے والے پرانے معجزات میں سے اگر ایک بھی ظاہر ہوجائے تو شاید تمام دنیا کی نظریں اس کی طرف لگ جائیں گی اور نہ جانے کتنے لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جائے۔ مثلاً آج اگر کوئی ہُدہُد بولنا شروع کردے اور ہوائی جہاز کی طرح ملک ملک کی اڑان بھر کے مولویوں کے شانہ بشانہ اسلام کی سچائی کا اظہار کرنا شروع کردے تو کئی لوگ اس معجزے کو دیکھ کر مسلمان ہوجائیں گے اور پرانے مسلمانوں کے ایمان میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔

شروع میں میرا خیال تھا کہ مولوی حضرات کثرت صلوات کے ساتھ ساتھ درود شریف کے ورد بھی کرتے ہیں اور ان کی شدت پسندی دین سے گہری محبت کا نتیجہ ہے۔ لیکن بعد میں مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ تو کسی خیالی دنیا میں بسنے والی مخلوق ہے جسے علم وحکمت اور عرفان کی کمی کا سامنا ہے۔ خدا کی مدد ان سے دور ہوتی جارہی ہے۔ وہ فتح پانے کی بجائے ہزیمت خوردہ ہیں اور منصور ومؤیّد ہونے کی بجائے مغلوب ومہجور شخص کی مثال بن کے رہ گئے ہیں۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد میں کبھی بھی ان کے بیان کردہ معجزات کا قائل نہ ہوسکا۔ نہ ہی میں ہُدہُد کی فصیح بیانی سے متاثر ہوا، اور نہ ہی حضرت صالح کی اونٹی کے پہاڑ سے پیدا ہونے کے معجزے کا قائل ہوسکا۔ نہ ہی کسی نبی کے ہواؤں میں اڑنے کا مجھے یقین آیا اور نہ ہی فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر کسی نبی کے نزول کی خبر کو میں درست تصور کرسکا۔

### میدانِ صحافت میں

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں نے صحافت کا رخ کیا اور چونکہ میں نے آرٹس میں ڈگری حاصل کی تھی اس لئے مختلف جرائد میں آرٹ گیلیریز، سینما، تھیٹر اور شو بز کے دیگر شعبوں کے بارہ میں ایک صفحہ لکھنے لگا۔ اس تجربہ میں میں نے دیکھا کہ کس طرح میڈیا لوگوں کے احساسات، خیالات، اور جذبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بعض صحافی راتوں رات اوجِ فلک پر پہنچنے کی دھن میں سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ بنا کر پیش کرنے میں مصروف تھے۔ ایسے میں اخلاق سوز حرکتوں کو بھی جائز سمجھا جاتا تھا، بلیک میلنگ اور گرے ہوئے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ میں نے یہ صورتحال دیکھی تو کبھی کبھی ایسے رویّوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بھی بنانے لگا۔ اس پر مجھے اپنے اخبار کی انتظامیہ کی طرف سے کہا گیا کہ تمہارے پاس تنقید کے شعبہ میں کوئی ڈگری نہیں ہے اس لئے اس بارہ میں لکھنے سے گریز کرو۔ مجھے ان کی یہ بات نہایت ناگوار گزری اور میں نے اس شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ لے لیا۔ میں نے سینما، ٹی وی، تھیٹر، اور تجریدی آرٹ وغیرہ کے بارہ میں پڑھا اور پھر اس میدان کا شہ سوار بن کر تنقیدی آرٹیکلز لکھنے لگ گیا۔

### انقلابِ مصر اور مولوی حضرات

25 جنوری 2011ء کو مصر میں آنے والے انقلاب کے وقت تقریباً تمام جرائد سے ہی آرٹ اور شو بز کے صفحات غائب ہوگئے اور سب ملکی حالات اور واقعات کے بارہ میں لکھنے لگ گئے۔ ان حالات میں ہماری حکومت اور عوام کی جانب سے جس ردّعمل کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیلات بہت لمبی ہیں اور ان کے بارہ میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے لیکن میں اس کو چھوڑتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ ان حالات میں مجھے بہت کچھ سوچنے کا موقع ملا۔

اس عرصہ میں مَیں نے بہت ریسرچ کی، مختلف کتب، الیکٹرونک میڈیا اور ٹی وی چینلز کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو سیاسی کھیل ہماری حکومتیں کھیل رہی ہیں اور لوگوں پر مختلف طریق سے پابندیاں لگا کر ان کی آزادی سلب کررہی ہیں، آج کل کے سوشل میڈیا کے زمانے میں یہ حکومتیں زیادہ دیر تک ایسی پابندیاں جاری نہیں رکھ سکیں گی اور اگلے آنے والے دنوں میں حالات مزید خراب ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں یہی کچھ ہوا۔

اسی طرح جب مَیں نے ان حالات کے بارہ میں مولوی حضرات کی باتیں سنیں تو وہ ایک نئی منطق پیش کررہے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا جنگوں اور ٹکراؤ کے زمانے سے گزر کر سب کچھ کھو بیٹھے گی۔ پٹرول ختم ہوجائے گا اور ٹیکنالوجی ختم ہوجائے گی۔ چنانچہ دنیا سب کچھ چھوڑ کر پتھر کے زمانے کے طور طریقے اپنانے پر مجبور ہوجائے گی۔ ایسے میں امام مہدی آئے گا اور تلوار سے ہی سب کو سیدھا کردے گا۔ وہ اس کی مثال کے طور پر افغانستان اور پاکستان اور عراق وغیرہ کا نام لیتے تھے جہاں خانہ جنگی کی وجہ سے ترقیٔ معکوس ہوئی تھی۔ گو مولوی حضرات کی اس منطق کو میں کسی طور بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا لیکن ان کی بیان کردہ مثال نے مجھے افغانستان اور پاکستان کے بارہ میں ریسرچ کرنے پر مجبور کردیا۔ اس بارہ میں زیادہ تر مواد اردو یا فارسی زبان میں تھا جو میری تحقیق کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بنا۔

### مسیحؑ ہندوستان میں

بہرحال اسی تحقیق کے دوران ایک روز اتفاقًا میں نے بی بی سی کے ایک چینل پر ایک ڈاکومنٹری دیکھی جس میں عیسائی کشمیر میں واقع قبرِ مسیح کی طرف حج کے لئے جاتے ہوئے دکھائے جارہے تھے۔

میں نے کہا کہ مجھے یہ تو علم ہے کہ مسیح علیہ السلام القدس میں آئے اور وہاں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ لیکن وہاں سے کشمیر تک جانا اور وہاں جا کر دفن ہونا عجیب سا لگتا ہے۔ تاہم اس منظر نے مجھے سیاست کے بارہ میں تحقیق کرتے کرتے ادیان کے بارہ میں تحقیق کرنے پر مجبور کردیا۔ لیکن دیگر ادیان کے بارہ میں ریسرچ کرنے سے قبل میں نے کہا کہ پہلے میں اپنے دین کے بارہ میں تو صحیح طور پر جان لوں۔ چنانچہ میں نے اسلامی تعلیمات اور عقائد کے بارہ میں گہری ریسرچ کرنے کا عزم کرلیا۔ اس کے لئے سب سے پہلے میں نے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ شروع کیا۔ میں نے سوچا کہ شاید مجھے قرآن کریم کے معانی کی صحیح طور پر سمجھ نہ آئے اس لئے مجھے کسی تفسیر کی مدد لینی چاہئے۔ چنانچہ میں نے تفسیر ابن کثیر ساتھ رکھ لی۔ چند صفحات کے مطالعہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ علامہ ابن کثیر کی تفسیر اکثر اوقات آیت کے مفہوم کو بھی واضح نہیں کرتی بلکہ آیات کا گہرا مفہوم اس سطحی تفسیر سے بالکل نہیں کھلتا۔ یہ دیکھ کر میں نے تفسیر ایک طرف رکھ دی اور کہا کہ میں عربی ہوں اور عربی زبان جانتا ہوں اور قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے مجھے خود ہی قرآن کریم کے معانی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں قرآنی الفاظ کے معانی سمجھنے کے ساتھ ساتھ آیات قرآنیہ کے باہمی ربط اور سورتوں کے باہمی تعلق کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

(باقی آئندہ)

# تقریر وتحریر میں مہارت پیدا کریں

(ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18رجنوری 1924ء میں فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کرتے ہوئے ایک قانون مقرر کیا ہے۔اوروہ یہ کہ ہرایک کام کے لئے ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ گویا تمام کاموں کی مثال ایک گاؤں یا ایک مکان کی سی ہے کہ جن تک رسائی ان سڑکوں کے ذریعے ہی ممکن ہے جو وہاں پہنچنے کے لئے مقرر ہوں۔ جب تک وہاں جانے کا خواہاں ان سڑکوں کو اختیار نہیں کرتا، وہاں پہنچ نہیں سکتا بلکہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

انسان کی نشوونما کے خدا نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے غذا مقرر کی گئی ہے جس سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے جسم کو نشوونما حاصل ہو تو ضروری ہے کہ مناسب غذا استعمال کرے۔لیکن اگر غذا کی بجائے لاکھ روپیہ کا لباس پہن لے تو اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ مگر لاکھ روپیہ کی بجائے دو پیسہ کے چنے چبائے تو بھوک دُور ہو جائے گی۔ اس طرح اگر مقوّی سے مقوّی اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں کھائے اور خیال کرے کہ ان سے اس کا جسم ڈھنپ جائے گا تو یہ غلطی ہوگی۔ ستر ڈھانپنے کے لئے قیمتی اور اعلیٰ غذا کی ضرورت نہیں۔ اس لئے صرف دو گز یا اس سے بھی کم قیمت کپڑا ہو تو اس سے ستر ڈھنپ جائے گا۔

اس طرح اگر ایک زمیندار بجائے ہل چلانے کے سارا دن ڈنڈ پیلتا رہے یا ٹوکریاں اٹھا کر اِدھر سے اُدھر پھینکتا رہے اور سمجھ لے کہ میں نے اتنی محنت کی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ میرا کھیت تیار ہو جائے اور مجھے اناج مل جائے۔ تو اس کا یہ خیال خام ہوگا۔کھیت میں دانہ اگانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کھیت میں ہل چلایا جائے اور پھر قاعدہ سے بیج ڈالا جائے اور اس میں مناسب وقت پر پانی دیا جائے تو کھیت تیار ہوگا لیکن اگر پانی کی بجائے اعلیٰ درجہ کی قیمتی شراب کے خُم کے خُم اس کھیت میں لنڈھا دے تو کبھی اس کا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

پس ہر ایک کام کے لئے قدرت نے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک انسان ان قواعد پر عمل پیرا نہ ہو اس وقت تک اس کی کوشش کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ مگر باوجود اس کے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ ان ذرائع کو جو کسی کام کے لئے قدرت نے مقرر فرمائے ہیں استعمال کئے بغیر ان کا کام سرانجام پائے۔..... ظاہر ہے کہ محض خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا جب تک صحیح ذرائع کے ساتھ پوری محنت نہ کی جائے۔ اگر خواہش ہو اور محنت بھی ہو مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے بلکہ اس کا کچھ بھی مفید نتیجہ نہیں ہوتا۔

اس لئے کام کے کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں کہ اوّل اس کے کرنے کی سچی خواہش ہو۔ جب تک سچی خواہش نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر سچی خواہش تو ہو لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے تو بھی وہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر محنت بھی کی جائے لیکن صحیح اور درست ذرائع کے ماتحت نہ کی جائے تو بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خواہش اور کوشش کے ساتھ صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش ضروری ہے۔ لیکن کئی لوگ ہیں جو اِن باتوں کی پروا نہیں کرتے اور مجھے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ دعا کیجئے ہمیں خدا مل جائے یا ہمارا فلاں کام ہو جائے۔ مگر اس کے بعد وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کہا اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اور وہ خدا کے ملنے اور کام کے انجام پانے کے متعلق کوئی کوشش نہیں کرتے۔

مشہور ہے ایک بزرگ کے پاس ایک شخص گیا اور درخواست کی میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ بزرگ نے کہا ہم دعا کریں گے۔ اس کے بعد وہ جس سمت سے آیا تھا۔ اس سے دوسری طرف جانے لگا۔ اس بزرگ نے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں فوج میں ملازم ہوں چھٹی پر آیا تھا۔ اب جاتا ہوں۔ دو سال وہاں رہوں گا۔ انہوں نے فرمایا پھر میری دعا سے کیا حاصل؟ جبکہ تُو وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے کہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کام ہو جائے مگر وہ کوشش نہیں کرتے۔ ان کی مثال اس عورت کی سی ہے جو روٹی تو پکائے نہیں مگر خواہش کرے کہ پھُلکے پک جائیں۔ لیکن مَیں نے بتایا ہے عورتوں میں ایسا خیال اور ایسی خواہش کرنے والی کوئی عورت نہیں ہوتی۔ مگر تم مرد کہلانے والوں میں کئی ایسے ہیں جو خواہش کرتے ہیں مگر کوشش اور صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش نہیں کرتے۔

آج میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کی خواہش ہے کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ یہ ان کی خواہش سچی ہوتی ہے۔ جس وقت وہ اِس خواہش کا اظہار کرتے ہیں اُس وقت ان کی آنکھوں میں ایک صداقت کی چمک ہوتی ہے اور ان کے چہرے پر صداقت کے آثار ہوتے ہیں۔ ان کی آواز، ان کے ہونٹ، غرض ان کے چہرہ کی حالت بتاتی ہے کہ یہ بات ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ جب میں ان کی یہ حالت دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش سچی ہے۔ لیکن اس خواہش کے ساتھ جب میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کوشش نہیں تو پھر حیران ہوتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔ ساری دنیا کو اسلام قبول کرانے کا کتنا بڑا کام ہے۔ یہ ساری دنیا سے جنگ ہے اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک ملک کے فتح کرنے کے لئے کتنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے کس قدر کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔......

ہمارا جن سے مقابلہ ہے وہ تم سے کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے۔ اور تم ان کے مقابلہ میں مٹھی بھر ہو۔ پھر وہ ایسے نہیں جو یونہی میدان سے ہٹ جائیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ عیسائی یونہی تمہاری باتیں مان لیں گے۔ وہ چپّہ چپّہ نہیں چاول چاول بھر زمین پر تم سے مقابلہ کریں گے۔ وہ اپنے جھوٹے عقائد کو یونہی نہیں چھوڑ دیں گے۔ وہ ان کے لئے جنگ کریں گے اور اس وقت تک کریں گے جب تک کہ ان کی مذہبی جنگ کی طاقت نہ ٹوٹ جائے گی۔ پس عقائد کا بدلنا کوئی آسان کام نہیں اور یہ عیسائیوں ہی پر موقوف نہیں۔ یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں کا ہوگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو ہندو خوشی سے تمہارے ہم عقیدہ ہو جائیں گے اور اپنے آپ کو اس لئے تمہارے سپرد کر دیں گے کہ ہمیں اسلام سکھاؤ۔ وہ اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے اپنا آخری پیسہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک گرا دیں گے تب وہ مسلمان ہوں گے۔ اور یہی حال سکھوں کا، چینیوں کا اور جاپانیوں کا ہوگا۔ تمہارے پاس خود بخود کوئی قوم نہیں آئے گی جو کہے کہ ہمیں مسلمان بنالو۔ ہر ایک سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر تم اس کے لئے کوشش نہیں کرتے اور وہ ذرائع اختیار نہیں کرتے جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مقرر ہیں تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ دعا ہی سے یہ کام ہو جائے گا۔ حالانکہ دعا کوشش کے بعد ہوتی ہے۔ پہلے خدا تو یہ دیکھتا ہے کہ جو تمہارے پاس تھا وہ خدا کے لئے نکال دیا ہے یا نہیں خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد جس قدر سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ مہیا کر دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان کو کچھ دیتا ہے جو پہلے جو کچھ اُن کے پاس ہو اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ دیکھو خدا کھیتوں میں بیج ڈالے بغیر غلّہ پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اسی زمیندار کے کھیت میں غلّہ پیدا کرتا ہے جو پہلے اپنے گھر کا غلّہ نکال کر زمین میں بکھیر دیتا ہے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ زمین میں غلّہ بکھیرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا نے جتنا غلّہ پیدا کرنا ہے اس میں سے اتنا کم پیدا کر دے جتنا بیج کے لئے ڈالا جاتا تھا اور باقی کا دے دے تو کیا اس کی یہ بات مانی جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنّت یہی ہے کہ پہلے خرچ کراتا ہے اور پھر اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دیتا ہے۔ یوں تو ایک ایک دانہ جو زمیندار ڈالتا ہے اس کے بدلے سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے دیتا ہے لیکن اگر کوئی دانہ ہی نہ ڈالے تو اس کو سو کی بجائے ایک بھی نہیں دے گا۔ پس خدا تعالیٰ کمی کو پورا کیا کرتا ہے۔ مگر پہلے ان چیزوں کو نکلوا لیتا ہے جو انسان کے پاس ہوتی ہیں۔

میں اس بات کو مانتا ہوں اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود انسان پہلے محنت کرے اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

**ہم چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں۔ لیکن اگر اس لڑائی کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے جب تک ہم ان کو مہیا نہ کریں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہر حال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں۔ اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کے لئے صرف کر دینی چاہئے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہوگی۔ اور ہم ہر میدان میں فتح یاب ہوں گے۔**

مجھے ایک واقعہ یاد کر کے حیرت کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب روس نے بخارا پر فوج کشی کی تو امیر بخارا نے علماء وعمائدین کو جمع کیا اور پوچھا اس وقت کیا کرنا چاہئے۔ روس کی طرف سے یہ یہ شرائط پیش کی گئی ہیں اور یہ مفید ہیں۔ ان سے صلح کر لینی چاہئے۔ کیونکہ روسیوں کی تعداد زیادہ اور ان کے پاس سامان جنگ بہت ہے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ علماء نے جو آج کل کے مولویوں ہی کی طرح کے ہوں گے، اس کی مخالفت کی اور مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ صلح کا پیغام مسترد کر دیا گیا اور تیاریاں شروع ہوگئیں۔ علماء اور ان کے توابع جمع ہو گئے۔ تلواریں اور نیزے اور بھالے اٹھا لئے اور قرآن کریم کی آیتوں کو بطور منتر پڑھتے ہوئے روسیوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے۔ مگر جب ان کے جواب میں روسی فوج نے گولہ باری شروع کی تو علماء ’سحر‘، ’سحر‘۔ ’جادو ہے‘، ’جادو ہے‘ کہتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔ اس کے بعد روس نے بخارا کے ساتھ وہی سلوک کیا جو فتح یاب دشمن کیا کرتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا۔ اسی کا کہ انہوں نے جنگ کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔

اسی طرح آج بھی اگر کوئی نادان یہ سمجھے کہ یوں ہی کام ہو جائے گا تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ **اس زمانہ کو خدا نے اشاعت ہدایت کا زمانہ قرار دیا ہے اور یہ زمانہ دلائل کا زمانہ ہے۔ تلوار کا نہیں۔ آج جو جہاد ہوتا ہے وہ تقریر اور تحریر سے کیا جاتا ہے۔** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو شخص تلوار چلانا نہیں سیکھتا تھا۔ وہ قومی مجرم تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ تلوار سے جہاد کرنے کا تھا۔ **اور آج جو شخص تقریر اور تحریر میں مشق بہم نہیں پہنچاتا وہ بھی مجرم ہے۔ آج جو شخص اپنی زبان اور اپنے قلم کو تیز نہیں کرتا وہ اس زمانہ کی جنگ کے لئے گویا نہ تلوار کو تیز کرتا ہے، نہ اس کو استعمال کرنا سیکھتا ہے۔ اس لئے اگر اس کے دل میں اشاعت اسلام کی خواہش اور تمنّا ہے تو یہ سچی تمنّا نہیں بلکہ جھوٹی ہے کیونکہ جو شخص دشمن پر فتح پانے کے لئے جاتا ہے وہ نہتّا نہیں جایا کرتا۔ بلکہ جس قدر اس سے ممکن ہوتا ہے لڑائی کا سامان لے کر جاتا ہے۔** اسی طرح اس جنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ جو اس میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو وہ ان سامانوں کو مہیا کرے جو اس میں فتح پانے کے لئے ضروری ہیں اور اس کے بعد خدا کی نصرت کا امیدوار رہے۔

قرآن کریم میں مقابلہ کے لئے تیاری نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے کہ **وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً** (التوبہ:46) اگر ارادہ کرتے مخالف کے مقابلہ میں نکلنے کا تو یقیناً اس کے لئے پہلے سے کچھ سامان بھی تیار کرتے۔ چونکہ وہ تیاری نہیں کرتے اس لئے معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہی نہیں ہوتا اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ صرف ان کی زبانی باتیں ہوتی ہیں۔ جو قوم پہلے سے تیار نہیں ہوتی وہ وقت پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے **یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت اسلام کرنے کا ہے اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی تو پھر وہ اشاعت اسلام کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔**

مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو میں نے بار بار مختلف اوقات میں اِدھر توجہ دلائی ہے۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ جماعت کے احباب چندہ دینے میں چست ہیں۔ گو کئی لوگ چندے میں بھی سستی کرتے ہیں۔ مگر عمومًا چندوں میں سست نہیں۔ لیکن مَیں دیکھتا ہوں جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں وہ قلم سے کام لیں یا جو تقریر کر سکتے ہیں یا تقریر کرنا سیکھ سکتے ہیں وہ زبان سے کام لیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ عالم جو موقع پر حق نہ کہے شیطانِ اَخْرَس، یعنی گونگا شیطان ہے۔ اول تو شیطان ہی کیا کم تھا اَخْرَس فرما کر بتایا کہ وہ شیطانوں میں سے بھی ذلیل درجہ کا شیطان ہے، کیونکہ شیطان اپنی شیطانی باتیں تو پھیلاتا ہے مگر وہ حق بیان کرنے کی بھی جرأت نہیں کرتا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا زجر ہو سکتی ہے جو ایسے لوگوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جو حق کو بیان کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے خاموش رہیں۔ مگر بہت ہیں جو حق کے کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور نہ حق کو بیان کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

مَیں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سستی کو چھوڑیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو زبان دی ہے اس سے وہ حق پھیلانے کا کام لے اور جو لکھنا جانتے ہیں وہ زبان اور قلم سے کام لیں۔ جن کو قلم سے کام لینا نہیں آتا وہ سیکھ سکتے ہیں۔ وہ کون سا کام ہے جو کوشش کے بعد نہیں آسکتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو قلم سے کام لے سکتے ہیں وہ بھی نہیں لیتے۔

مَیں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ گو پہلی دفعہ کا تو کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ **مگر اب کے امید رکھتا ہوں کہ میرا کہنا رائگاں نہ جائے گا اور ہماری جماعت کے اہل قلم اس طرف توجہ کریں گے۔ مَیں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں اور یہ دیکھ کر حیرت**

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ ہر پروگرام دیکھا جا رہا ہوتا ہے۔ بلکہ جلسوں کی کارروائی اور ماحول کے بارے میں سننے والوں کی طرف سے بعض موقعوں پر فوری تبصرے اور جذبات کے اظہار پروگراموں کے دوران ہی ہو رہے ہوتے ہیں۔

انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم ٹی اے کارکنان جن میں رضا کار کارکن بھی شامل ہیں اور کُل وقتی بھی ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

جلسہ کے پروگراموں میں جو ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اس کے بارے میں تو لوگ اپنے تبصرے بھیجتے رہتے ہیں۔ ان پروگراموں سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور لطف اندوز بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جلسے پر آئے ہوئے غیروں کے تأثرات، احساسات اور کارکنوں کی خدمت پر جذبات کا اظہار تو نہ ہی جلسہ کے دنوں میں دکھایا اور بتایا جاتا ہے، نہ ہی یہ کسی طرح سے پتا چل سکتا ہے۔ یہ کارکنان جو علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کام کر رہے ہوتے ہیں اس کا پتا نہ ہی ایم ٹی اے کی سکرین دے رہی ہوتی ہے، نہ ہی پروگرام پیش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

---

اسی طرح شاملین جلسہ بھی ایک اچھا اثر اپنے رویّے سے مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ کے اثرات اور تأثرات کا یہ حصہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی پتا چلے کہ جلسہ کے اثرات کس طرح غیروں کے لئے غیر معمولی اثر کا باعث بنتے ہیں اور شامل ہونے والوں اور کارکنوں کو بھی پتا لگے کہ ان کے رویّے کس طرح خاموشی سے غیر از جماعت لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قریب لا رہے ہوتے ہیں۔

## مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد تأثرات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے۔ بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے۔

## جلسہ سالانہ جرمنی کی پریس اور میڈیا کوریج کا تذکرہ۔ مختلف ذرائع سے کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس دورے کے دوران ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی مہمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے۔ اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم ستمبر 2017ء بمطابق یکم تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ ہر پروگرام دیکھا جا رہا ہوتا ہے۔ بلکہ جلسوں کی کارروائی اور ماحول کے بارے میں سننے والوں کی طرف سے بعض موقعوں پر فوری تبصرے اور جذبات کے اظہار پروگراموں کے دوران ہی ہو رہے ہوتے ہیں۔

بہرحال گزشتہ دنوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ ہوا۔ اس کے بارے میں بھی مجھے لوگوں نے لکھا اور اکثر مختلف جگہوں کے، ملکوں کے پروگراموں کے بارے میں بھی لوگ لکھتے رہتے ہیں۔ اور خاص طور پر جہاں مَیں جاؤں وہاں کے بارے میں لوگوں کا خاص اظہار رائے ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے

جذبات ہوتے ہیں۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم ٹی اے کارکنان جن میں رضا کار کارکن بھی شامل ہیں اور کُل وقتی بھی ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ یہ لوگ کیمروں کے پیچھے ہیں یا ٹرانسمشن میں بیٹھے ہوئے ہیں یا دوسرے کاموں میں مصروف ہیں۔ بہت سے کارکن ہیں جو ایک پروگرام بنانے اور بھیجنے کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض کارکن جب میں دورے پہ جاتا ہوں تو اپنے سامان اور اَپ لنک کرنے والا سامان لے کر یہاں سے بھی ساتھ جاتے ہیں۔ پھر جس ملک میں پروگرام ہو رہا ہوتا ہے اس کے رضا کار اور کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں بھی ان رضا کاروں اور مستقل کام کرنے والوں کی ٹیم ہے جو دلچسپی کے مختلف پروگرام پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اور لوگ خطوں میں یہی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں پر فضل فرمائے اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کارکن ہیں جو جلسہ پر رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور مہمانوں کی خدمت میں انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی اب ہزاروں کی تعداد میں بڑے ملکوں میں ہو گئے ہیں۔ جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی ہیں اور بچے بچیاں بھی ہیں اور وہ ایک ایسی روح کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں جو صرف اس زمانے میں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جس کا نظارہ چند ہفتے پہلے ہم نے یہاں یوکے (UK) کے جلسہ سالانہ پر دیکھا تھا اور وہی نظارہ اب جرمنی کے جلسہ سالانہ پر دیکھا۔ پس مَیں جو ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ تمام شامل ہونے والوں کو ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جو ایک جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بے نفس ہو کر کام کر رہے ہوتے ہیں اور انہی کارکنوں کے یہ عمل غیر احمدی مہمانوں یا غیر مسلم مہمانوں کے لئے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہے ہوتے ہیں۔

جلسہ کے پروگراموں میں جو ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اس کے بارے میں تو لوگ اپنے تبصرے بھیجتے رہتے ہیں۔ ان پروگراموں سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور لطف اندوز بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جلسے پر آئے ہوئے غیروں کے تأثرات، احساسات اور کارکنوں کی خدمت پر جذبات کا اظہار تو نہ ہی جلسہ کے دنوں میں دکھایا اور بتایا جاتا ہے، نہ ہی یہ کسی طرح سے پتا چل سکتا ہے۔ یہ کارکنان جو علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کام کر رہے ہوتے ہیں اس کا پتا نہ ہی ایم ٹی اے کی سکرین دے رہی ہوتی ہے، نہ ہی پروگرام پیش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح شاملین جلسہ بھی اپنے رویّے سے ایک اچھا اثر مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ کے اثرات اور تأثرات کا یہ حصہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور اس لئے مَیں یہ پیش کرتا ہوں تا کہ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی پتا چلے کہ جلسہ کے اثرات کس طرح غیروں کے لئے غیر معمولی اثر کا باعث بنتے ہیں اور شامل ہونے والوں اور کارکنوں کو بھی پتا لگے کہ ان کے رویّے کس طرح خاموشی سے غیر از جماعت لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قریب لا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت مَیں اس حوالے سے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے تأثرات پیش کروں گا تا کہ جلسہ کی برکات کا یہ حصہ بھی ہمارے سامنے آ جائے اور اللہ تعالیٰ کی مزید شکر گزاری کا موقع ملے اور اپنی حالتوں کو مزید بہتر کرنے کی طرف ہماری توجہ ہو۔

ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاز (Khalid Myaz) صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ اس سال جرمنی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ آج اس جلسہ میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پُر امن ہیں، جن کا اجتماع منظم ہے۔ کہتے ہیں کہ اب میں اپنے غیر مسلم دوستوں کو آپ کی مثال بڑے اعتماد سے پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔

پھر ایک جرمن دوست مشائیل فیشر (Michael Fischer) صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں لیکن میرے دل میں آتا تھا کہ امن کا دعویٰ تو اَور بھی بہت لوگ کرتے ہیں۔ اب یہاں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ امن کے دعوے اور عملی مطابقت کی گواہی صرف اس جلسہ میں ہی مل سکتی ہے جہاں لوگ پیار اور محبت سے خود بھی وقت گزار رہے ہیں اور آنے والے دیگر لوگوں کو بھی خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اتنا بڑا اجتماع اور اتنا پُر امن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پر امن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

پھر ایک جرمن خاتون ماراسی اگالا (Maraczogalla) ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا مستقل رابطہ ہے۔ جلسہ کے دوران انہوں نے بیعت کا پروگرام بھی دیکھا۔ وہ کہتی ہیں میرے سوال تو تقریباً سارے ایک ایک کر کے سارے حل ہو گئے ہیں۔ اب مجھے لگتا ہے کہ میں اب زیادہ دیر مہمان بن کر نہیں آؤں گی بلکہ اب میری خواہش ہے کہ میں خود بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

پھر ایک خاتون ماریہ جوزے (Maria Josey) ہیں۔ ان کا اصل تعلق جنوبی امریکہ سے ہے اور برلن میں طالب علم ہیں۔ پڑھنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہیں، وہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میرا اس سے پہلے اسلام یا احمدیت سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ پیرا گوئے کے مربی سلسلہ کی بیگم کے ذریعہ مجھے جماعت کے بارے میں علم ہوا اور مجھے پتا لگا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ میں جلسہ میں شرکت کے لئے آ گئی۔ یہاں آ کر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں، نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں۔ کسی کو بھی کوئی خوف نہیں۔ میرے لئے ایسے پُر امن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کے ساتھ مزید تعلق مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا۔

پھر میسی ڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین وہاں آئی ہوئی تھیں۔ ایک کہتی ہیں کہ وہاں میسی ڈونیا میں ہمارے ارد گرد بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروا سکیں۔ کہتی ہیں کہ یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ کہتی ہیں اس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور میسی ڈونیا جا کر ہم خود وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کرائیں گی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔

لیٹویا (Latvia) سے ایک عیسائی دوست مائیکولَس (Mykolas) صاحب آئے ہوئے تھے۔ طالبعلم ہیں اور مذاہب پر تحقیق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں مذہب میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں اور اسی وجہ سے آپ کی جماعت کی تعلیمات کو میں نے پڑھا اور اب اس کا عملی اظہار دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آپ کی تعلیمات اور آپ لوگوں کا طرز عمل مثبت اور پُر کشش لگتا ہے۔ میں نے جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں ایک روحانی لگن محسوس کی ہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے احمدیوں کا اب ہمیشہ یہ کام ہے کہ یہ لوگ جو روحانی لگن محسوس کرتے ہیں یہ ہم میں جلسہ کے دنوں کی لگن نہ ہو، عارضی نہ ہو بلکہ مستقل رہنے والی لگن ہو۔

لیٹویا سے ایک جرنلسٹ خاتون آگسٹین (Augustine) صاحبہ نے اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پراجیکٹ پر کام کر رہی ہوں۔ اس سلسلہ میں میں استنبول بھی گئی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کے دوران پوچھا (انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا) کہ اس وقت مُلّائیت اور انتہا پسندی کا کیا علاج ہے؟ تو انہوں نے یہ کہہ کر دو لفظوں میں ہی اس مشکل سوال کا مکمل جواب دے دیا کہ مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ صحیح تعلیم و تربیت اور اسلام کی صحیح تعلیم دی جائے۔ کہتی ہیں کہ واقعی ان مسائل کا حل صحیح تعلیم ہی ہے اور اس زمانے میں ہمیں اس صحیح تعلیم کا اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے دیا ہے اور ہمیں یہ تعلیم بتائی ہے۔

پس ہر احمدی کو غیروں کے اس تأثر پر صرف فخر ہی نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں ہر وقت اپنی عملی حالتوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

لیٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاس (Lolly Diaz) صاحبہ نے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ میں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ جب قریب سے دیکھا تو میرے لئے ایک عجیب تجربہ تھا۔ اس کی کیفیت مجھے زندگی بھر یاد رہے گی۔ میرے جذبات اور میرے الفاظ میرے جذبات کا ساتھ نہیں دیتے۔ میرا یقین ہے کہ جماعت اور اس جماعت کے خلیفہ دیگر مسلمانوں سے بالکل مختلف ہیں اور میں اس فرق کو اپنی روح میں محسوس کرتی ہوں۔ ہر احمدی نے ان پر ایک اثر ڈالا جو وہاں شامل ہوا۔

اس سال بوسنیا سے چھیالیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں اٹھارہ احمدی تھے اور باقی

تقریباً اٹھائیس زیر تبلیغ تھے۔ ایک مہمان یاسمین صاحبہ جو ایک این جی او (NGO) کی صدر بھی ہیں ان کا کچھ عرصہ پہلے جماعت سے تعارف ہوا اور جلسہ میں شامل ہوئیں۔ اپنی کار میں یہ خود ہی بارہ سو کلومیٹر سفر طے کر کے آئیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

پس یہ کارکنوں کی خدمت کا اثر ہے جو غیروں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتا۔

پھر ایک مہمان نجاد صاحب بوسنیا کی رومَن کمیونٹی کے ایک معروف مشہور سیاستدان ہیں۔ دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور شہر ٹوزلا (Tuzla) کے کونسلر بھی ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کی وجہ ان کی خلافت سے وابستگی ہے۔

پس جب یہ لوگ شامل ہوتے ہیں تو خلافت کا ان کے ذہنوں میں جو غلط تصور ہے اور جس کا خوف ہے وہ بھی دُور ہوتا ہے۔ پس ہر احمدی کو، ہر کارکن کو چاہئے کہ ان تأثرات کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس کی حفاظت بھی کریں۔

ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنے ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح سے یہاں مہمانوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ ہمیں جو پیار اور محبت یہاں سے ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔

پھر بوسنیا سے ایک مہمان دیانا صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ پیشہ کے لحاظ سے نرس ہیں اور جماعت کے ساتھ، کسی فیملی کے ساتھ ان کے فیملی تعلقات ہیں۔ شوہر اور بیٹے کے ساتھ بوسنیا میں جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتی ہیں۔ بڑا تعاون بھی کرتی ہیں۔ یہ اپنے شوہر کے ساتھ اور والدین کے ساتھ اپنے سفر کے اخراجات خود برداشت کر کے یہاں آئیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ ان مخلص کارکنان کو دیکھ کر ہمیں خود شرم آتی تھی کہ یہ لوگ ہمارے لئے اس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔

پھر جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان پر جلسہ کے ماحول نے بڑا مثبت اثر چھوڑا۔ کہتے ہیں کہ میں نے واپس جا کر یہی پیغام دینا ہے کہ یہ جلسہ دیکھ کر میں اپنے دل کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرے میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارے میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

ہم میں سے وہ لوگ جو بعض مسائل کھڑے کرنے والے ہیں، آپس میں لڑائیاں رنجشیں پیدا کرنے والے ہیں ان لوگوں کو ان لوگوں کے تأثرات اور تبصرے سن کر شرم آنی چاہئے اور ان کو ہمیشہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آنا چاہئے۔

اس سال بلغاریہ سے بھی 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ جرمنی میں شرکت کی۔ اس میں سے بیس احمدی افراد تھے۔ بتیس غیر احمدی مہمان تھے۔ اور بس کے ذریعہ تقریباً تیس گھنٹے کا سفر کر کے جرمنی پہنچے۔ اس وفد میں بزنس مَین بھی تھے، وکلاء بھی تھے، لیکچرر بھی تھے، طلباء بھی تھے اور عام طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ ایک خاتون ایسی نوواس (Acenova) کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بلغاریہ کے احمدیوں سے جلسہ کے بارے میں بہت سنا تھا۔ وہاں کئی قوموں کے لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ اس جلسہ میں ہر ایک دوسرے سے عزت اور محبت سے مل رہا تھا۔ انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے۔ میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

بلغاریہ بھی وہ ملک ہے جہاں جماعت کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے اور وہاں کے جو غیر احمدی علماء ہیں ان کی طرف سے مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے حکومت بھی ان کے زیر اثر ہے۔ اس لئے بلغاریہ کی جماعت کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی حالات بہتر کرے اور جماعت کی دوبارہ رجسٹریشن بحال ہو جائے اور کھل کے تبلیغ کرنے اور جماعت کی ایکٹوٹیز (activities) کو سرانجام دینے کی اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ توفیق عطا فرمائے۔

بلغارین وفد کے ایک مہمان ففکو اینو (Pyifko Anev) صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ ایسے بابرکت جلسہ میں شامل ہوا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ یہاں میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے۔ ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے۔ میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

پھر اس وفد کے ایک مہمان ڈی میروف (Pdemirov) صاحب کہتے ہیں کہ جو آپ کا خطاب تھا اس نے بہت متأثر کیا۔ اس میں انسان سے محبت کا ذکر تھا۔ اسی طرح کہتے ہیں بچے جب پانی پلاتے تھے اور بہت محبت سے بولتے تھے تو مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ جس قوم کے بچے ایسے ہوں اس کا مستقبل محفوظ ہے۔

پھر ایک عیسائی خاتون ڈسِسلایا (Desislaya) صاحبہ جو سائیکالوجی کی لیکچرر ہیں، کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی۔ یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے۔ یہاں محبت، امن، عزت ملتی ہے۔ مَیں نے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کر رہا تھا۔ مسکراتے چہروں سے ملتے تھے۔ میں پرہیزی کھانا کھاتی ہوں۔ ہزاروں لوگوں میں مجھے پرہیزی کھانا دیا جاتا رہا۔ بیمار ہوئی تو فوراً دوائیاں دی گئیں۔ کوئی وی آئی پی نہ تھا۔ سب برابر تھے۔ پھر خطبہ جمعہ نے مجھے بڑا متأثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے کی غلطیوں کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کرنا بلکہ اس کے لئے دعا کرنا یہ تعلیمات جو آپ نے بیان فرمائی ہیں میں سوچتی رہی کہ کاش آج ساری دنیا آپ کی آواز سنے۔ اگر دنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے ان آوازوں کو سننا ہوگا اور آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ابوبکر صاحب، پرتگال میں پبلک سیکیورٹی میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی میں پڑھائی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سیکیورٹی کے جو انتظامات میں نے جلسہ کے موقع پر دیکھے ہیں وہ بہت ہی منفرد تھے۔ چالیس ہزار کے مجمع کو سنبھالنا اور وہ بھی پولیس کی مدد کے بغیر یہ ان کے لئے ایک غیر معمولی بات ہے۔ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا تو ایک اسٹیٹ کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ یہاں مجھے جلسہ کے دوران پولیس کا کوئی شخص دکھائی نہیں دیا۔ اس کے باوجود کسی کو لڑتے نہیں دیکھا بلکہ تمام لوگ پیار، محبت اور اخوّت کے جذبہ سے سرشار نظر آئے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔

اب دوسرا ملک میسی ڈونیا آ گیا۔ یہاں کے 65 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں بڑی تعداد میسی ڈونیا سے جرمنی تک تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر بذریعہ بس بیالیس گھنٹے میں مکمل کر کے پہنچی۔ ان میں چار مختلف ٹیلیویژن کے پانچ صحافی بھی تھے۔ تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے۔ ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی تھے۔ صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی۔ مختلف لوگوں سے انٹرویو بھی لیتے رہے اور 28 کو ان کی میرے سے ملاقات بھی تھی۔ کہتے ہیں یہ جو ریکارڈنگ ہم نے کی ہے، یہ ساری اور ملاقات وغیرہ کی ہم ڈاکیومینٹری بنائیں گے اور دکھائیں گے۔ اس میں بتیس عیسائی دوست تھے۔ تیئس احمدی اور دس غیر احمدی دوست تھے۔ ان میں سے ایک نے آخری دن بیعت بھی کر لی تھی۔

میسی ڈونیا کے شہر بریوو (Beravo) سے آئی ہوئی مہمان بیلاگِستا ٹرینچوسکا (Blagica Trencouska) جو پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں، کہتی ہیں کہ میں اس جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ تمام انتظامات زبردست تھے۔ کوئی کمی نہ تھی۔ اور مجھے کہتی ہیں کہ تقریروں نے مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ مجھے اس تقریر سے پتا چلا ہے کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ دراصل اسلام لوگوں کو زندگی کے اہم اور بنیادی امور سکھاتا ہے کہ کس طرح ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اسلام ہر حال میں یہ سکھاتا ہے کہ نیکی کی جیت ہو اور برائی ہار جائے۔ اور کہتی ہیں بہرحال یہی تعلیم ہے اگر ہم اس پر عمل کریں تو دنیا پھر جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ آپ نے جو عورتوں کے حقوق پر بات کی اس میں بھی مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی اچھی تعلیم ہے۔ عورت بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ذمہ دار ہے اور اس کا کردار اس معاملے میں اہم ہے۔ انہوں نے اپنے الفاظ میں اس تقریر کو، عورتوں کے حقوق کو اس طرح بیان کیا کہ کہتی ہیں۔ مَیں تو خلاصۃً کہوں گی کہ آپ نے یہی کہا تھا کہ عورت گھونسلے کا خیال رکھنے والی ہے اور خاوند گھونسلے کی حفاظت کرنے والا۔ میں سمجھتی ہوں کہ خاوند فیملی کا ہیڈ ہے اور عورت گردن دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔ پھر کہتی ہیں کہ بیعت نے بھی مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے جو ان لمحات سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے۔ تمام راستے ایک ہی سمت کی طرف جا رہے تھے جہاں امام جماعت احمدیہ تھے۔ اس وقت جلسہ گاہ سے باہر ایسے تھا جیسے صحرا ہو۔ کوئی بھی باہر موجود نہ تھا۔

لیکن مجھے بعض شکایات بھی ہیں۔ جرمنی والوں کو اس بات پہ خوش نہیں ہو جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ

نے پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن شعبہ تربیت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آئندہ حقیقت میں ہی صحرا ہو کیونکہ ایسی شکایات ملی ہیں کہ لوگ جلسہ کے دوران باہر پھر رہے تھے اور ایم ٹی اے والے بھی ان کو دکھاتے رہے۔ یہ تو ایک اچھی بات ہے کہ حقیقت دکھا دی لیکن جلسہ کی کارروائی کے دوران جلسہ کی طرف زیادہ فوکس ہونا چاہئے۔ اس ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی کم از کم بہت سے لوگوں کو پتا لگ گیا ہے کہ کیا خامی تھی۔

کہتی ہیں کہ میں نے جلسہ کے دوران اپنے اسلام کے بارے میں علم کو بہت وسیع کیا۔ ہو سکتا ہے الفاظ تو مٹ جائیں لیکن اب جو اسلام کی تصویر بن چکی ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گی۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ٹی وی کی صحافی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ اسلام مجھ پر حرام تھا۔ اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ یہ تأثرات میں اپنے ساتھ میسی ڈونیا لے کر جا رہی ہوں۔ میرے سے ملاقات بھی تھی۔ کہتی ہیں اس ملاقات نے بھی مجھ پر بڑا مثبت اثر ڈالا۔ اور پھر کہتی ہیں آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ اگر اسلام کو سمجھنا ہے تو قرآن کریم سے براہ راست سیکھنا چاہئے۔ حقیقی اسلام کو ایسے ریڈیکل (Radical) اسلام کے ساتھ نہیں ملانا چاہئے جس کا آجکل بعض لوگوں کی طرف سے اظہار ہوتا ہے۔ کہتی ہیں: آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں امام جماعت احمدیہ کے تمام جوابات سے مطمئن تھی اور آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی۔ نئے افق کی طرف رہنمائی کی ہے اور میں نے اب اسلام کی اصل تصویر دیکھی ہے۔

پھر میسی ڈونیا سے ٹی وی کے ایک صحافی صالے رِسٹیسکی (Cale Ristekski) صاحب تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے لئے نیا تھا۔ میں نے مسلمانوں کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والے تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ کارکنوں کی حالت ان کے لئے بڑی عجیب تھی تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ کہتے ہیں یہ بات میرے لئے بہت تعجب انگیز تھی کہ اتنے زیادہ افراد ایک جگہ پر تھے اور ہر کوئی اپنا کام کر رہا تھا اور کسی کو کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ ان میں سے بعض میرے دوست بن گئے اور دوست تو دولت ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد میں اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا ہوں۔

پھر میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان رَودنے دِے اَولسکا (Rodne Deolska) جو ٹی وی کی صحافی ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ میرے لئے بطور صحافی ایک نیا تجربہ تھا۔ صحافیوں کے لئے عالمی طور پر کوئی نیا واقعہ یا بات اہم ہوتی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میں نے اس جلسہ کو براہ راست دیکھا اور اس سے تعارف حاصل کیا۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے مجھ پر خاص اثر ڈالا۔ اس جلسہ سے میں نے اسلام کے بارے میں کئی باتیں سیکھی ہیں۔ میں نے ان لوگوں کے انٹرویو لئے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جب میں میسی ڈونیا واپس جاؤں گی تو اس تمام ریکارڈنگ سے ایک ڈاکیومینٹری بناؤں گی اور یہ پیغام میسی ڈونین قوم تک پہنچاؤں گی۔

لتھوینیا سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان آوگوستی (Augustinas Sulija) صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر پر موجود ہوں۔ آپ کی جماعت دنیا کے مختلف علاقوں سے یہاں مختصر وقت کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور ہر طرف وقف کی ایک روح دکھائی دیتی ہے۔ میرے جیسے اجنبی کے لئے بہت حیران کن ہے۔ یہ بالکل کوئی نئی دنیا ہے۔ میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ مجھے تہذیب وتمدن اور مذہب، پہچان، کھانے پینے اور مختلف روایات جیسی بہت سی چیزوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ لوگوں کا احمدی ہونے کے ناطے ہر روز ایک عظیم مقصد کے لئے مشکلات کا مقابلہ کرنا اور پھر کوشش کرنا قابل تحسین ہے۔ آپ کے خیالات بالکل درست ہیں۔ اقدار درست ہیں۔ ان میں عالمگیریت پائی جاتی ہے۔

لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ جماعت کو اتنا قریب سے دیکھنا میرے لئے خوشی کا موجب ہے کیونکہ اس سے قبل مجھے مسلمانوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔ اس جلسہ سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے اور اب میں ایک بہترین انسان کے طور پر زندگی گزار سکوں گا۔ اس مذہب کی تعلیمات ایک اچھا انسان بننے میں میری ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ میرے ساتھ یہاں بہت اچھا برتاؤ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں ہی ایک مہمان ہوں اور ہر ایک آدمی میرے آرام کا خیال رکھ رہا تھا۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں۔

پس غیروں کو بھی (جلسہ میں) شامل ہو کر اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس ہوتی ہے تو ہم جن کے لئے یہ جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے ان کو کس حد تک کوشش کر کے اپنے آپ میں تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔

پھر لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان مسز انگریدا (Ingrida) کہتی ہیں کہ اس پروگرام میں میری پہلی شرکت ہے لیکن اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی شمولیت میرے لئے حیرت کا باعث ہے۔ یہاں بہت سے مذہب اور تہذیبوں کے لوگ جمع تھے اور سب کے سب ایک دوسرے کی مدد کرنے والے تھے۔ دوسرا اس پروگرام کا خوبصورت انتظام بھی حیران کُن اور متاثر کُن تھا۔ اور تقاریر سن کر اور خلیفہ سے ملاقات کر کے میرا جماعت کے بارے میں جاننے کا اشتیاق اور بڑھ گیا ہے۔ میں آپ کی کتب ضرور پڑھوں گی کیونکہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں وہ عقل کے قریب ہیں۔ میرا یہ تجربہ اچھا رہا ہے اور اب میں اگلے سال کے جلسہ کا انتظار کروں گی۔

لیکن ایک تجویز بھی انہوں نے جرمنی والوں کو دی ہے۔ کہتی ہیں کہ میرے خیال میں وقفوں کے دوران بھی جو مختلف نمائشیں اور پروگرامز منعقد ہوتے ہیں ان میں شمولیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر کے بہتری لائی جاسکتی ہے تاکہ لوگ زیادہ شامل ہوں۔

اسی طرح کوسووو (Kosovo) سے بھی اٹھارہ افراد کا وفد آیا تھا جس میں ایک غیر از جماعت اور باقی سترہ احمدی تھے۔

اسٹونیا سے ایک مہمان لورا (Laura) صاحبہ کہتی ہیں کہ میں جلسہ سالانہ کے انتظام سے نہایت متاثر ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ انتظامیہ نے ہر قسم کی صورتحال کے لئے پہلے سے سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ ہر قسم کی ضرورت اور مسائل کا حل موجود تھا۔ ایک مہمان کے طور پر میری عزت بھی کی گئی اور میرا ہر طرح سے خیال بھی رکھا گیا۔ میں نے جلسہ سالانہ کے عمومی ماحول کو بہت عمدہ پایا۔ شاملین جلسہ پُرامن، دوستانہ اور مدد کرنے والے تھے۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ میری بہت سے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہ جماعت کے بارے میں اپنے تجربات پُرجوش طریقے سے بتاتے رہے۔ میں نے جلسہ کی تقاریر سنیں اور بالخصوص امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے خوب حظ اٹھایا جو کہ موجودہ حالات کے بارے میں تھے۔ ان خطابات کا پیغام نہایت واضح تھا۔ ان میں نئے خیالات تھے اور نئی سمجھ تھی جو میں اپنے ساتھ واپس لے کر جاؤں گی۔ امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہے۔ یہ واقعی دل کو چُھونے والا تجربہ تھا۔

البانیہ سے اڑتالیس افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ 19 احمدی تھے اور 29 غیر احمدی البانین تھے۔ 43 گھنٹوں کا سفر طے کر کے یہ پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے۔ ایک ان میں سے چیئرمین آف سٹیٹ کمیٹی آن کلٹس (Chairman of State Committee on Cults) تھیں۔

پھر اسی طرح ہنگری سے بیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ گیارہ احمدی افراد تھے۔ نو دیگر مہمان تھے۔ ایک مہمان آگیا آیاس (Agekjan Ajasztan) صاحبہ کہتی ہیں۔ ان کا اصل وطن آرمینیا ہے۔ ہنگری میں اپنے شہر گیور (Gyor) میں خاصی مقبول سماجی شخصیت ہیں۔ ہنگری میں موجود آرمینین مائنوریٹی (Arminian Minority) کی کیبنٹ (Cabnet) کی ترجمان ہیں۔ ہنگری کے مبلغ کہتے ہیں: ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگی کہ اتنے ہزاروں مسلمان مَردوں کے درمیان بلا خوف پھر رہی ہوں۔ یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم وضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں ان کو یہاں آ کر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔ کہتی ہیں کہ چھوٹا سا بچہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ تم کون ہو یا کہاں سے آئی ہو بلکہ بڑے پیار سے میرے سامنے پانی کا گلاس کر دیا۔ جب میں نے پانی پی لیا تو ایک اور بچہ پیچھے سے آیا اور خالی گلاس مجھ سے لے لیا۔ یہاں تو بڑے اور بچے سبھی محبت کے سفیر ہیں۔

جب حاضری بتائی گئی تو کہتی ہیں کہ عیسائیوں کو اس سے دس گنا کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ مہذب معاشرے میں ایک دوسرے کا باہم احترام کیسے کیا جا سکتا ہے۔

ہنگری سے ایک مہمان گیبر ٹامس (Gabor Tamas) صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوّت یہاں دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے امریکہ میں بھی بطور پادری ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے اور کافی دنیا دیکھی ہے لیکن یہ ماحول میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔ احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس ایک لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے ایمان کو مضبوط محسوس کرتا ہوں۔ کہتے ہیں آپ کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہم عیسائی دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ہمارے چرچ خالی ہو رہے ہیں۔ اور امام جماعت احمدیہ سے میں نے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی بتایا کہ مادیت بڑھ رہی ہے اور روحانیت کم ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے (ہی سب) کچھ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ ہمارا ایک مالک ہے اور اس کو مان کر ہی دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ یہ میری بات انہوں نے quote کی ہے۔

ایک سیرین دوست اکرم الدومانی صاحب کہتے ہیں: مجھے جماعت کا تعارف تقریباً ایک ماہ قبل ہوا۔ میں احمدیوں کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا تھا۔ وہاں میں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے متعلق سنا۔

پھر میں اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ پر آ گیا۔لوگ بہت اچھے اور مہمان نواز تھے۔ جماعتی عقائد کے متعلق بہت محبت اور شفقت سے بات کرتے تھے۔ایک چیز جسے میں جلسہ میں معجزہ خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں لیکن یہاں میں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز سے بات کرتے ہوئے نہیں مشاہدہ کیا۔ایک اور بات بھی جسے میں معجزہ ہی سمجھتا ہوں وہ یہ کہ احمدی مہمان عورتوں کی طرف اخوّت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی مجھے کہا کہ میں نے کسی کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے نہیں پایا۔

پھر اسامہ ابو محمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی اور امن کے لئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائے گئے تھے اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود کارکنوں کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک سیرین دوست محمود صاحب جو پولینڈ میں ہیں، کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میرا دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔صرف ایک ہی خطاب میں آپ نے دنیا کے تمام مسائل کا حل بتا دیا۔ کہتے ہیں آپ نے بتایا کہ مختلف ممالک کے بیچ کس طرح امن قائم ہوسکتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ حل بتایا۔اس کی وجہ سے مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہونے لگ گیا ہے۔

پھر ایک مہمان گرونگر (Grunniger) صاحب کہتے ہیں امام جماعت احمدیہ نے ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے حوالے سے بات کی اور اس چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔آپ کے الفاظ نے مجھے آج دنیا کی موجودہ حالت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ قرآنی آیات کا حوالہ دے کر آپ نے یہ بات بالکل واضح کر دی کہ اسلام ہر گز شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اور بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے انسان تھے جو دشمنوں کو بھی معاف فرما دیتے تھے۔ کہتے ہیں خلیفہ کی یہ تقریر سن کر مجھے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ اصل میں اسلام کیا چیز ہے۔اسلام تو پیار اور محبت کا مذہب ہے۔اسلام ہر گز ایسا نہیں جس طرح کہ میڈیا دکھا رہا ہے۔

جرمنی میں گزشتہ دو تین سال سے بیعت کی تقریب بھی ہو رہی ہے۔ اس سال جلسہ کے موقع پر گیارہ ممالک سے تعلق رکھنے والے تینتیس افراد نے جلسہ کے دنوں میں شامل ہو کے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ان میں البانیہ، گیمبیا، گھانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، فلسطین، سیریا، ترکی اور لتھو ینیا تھے۔

لمیس (Lamees) عبد الجلیل صاحبہ اسٹونیا سے شامل ہوئی تھیں۔ انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ یہ کہتی ہیں کہ میں ایک فلسطینی ہوں اور اسٹونین نوجوان سے شادی شدہ ہوں۔ میں دوسری دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے بارے میں بہت سے شکوک وشبہات لے کر واپس گئی تھی لیکن اس دفعہ میں نے جلسہ کے دوران بہت دعا کی کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت دے اور اگر جماعت احمدیہ میرے لئے صحیح راستہ ہے اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی ہدایت دے۔ کہتی ہیں: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دی اور اگلے دن میں نے بیعت کر لی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ اتنے لوگوں نے میرے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور میرے احمدی ہونے کے لئے دعا کی۔ گزشتہ سال مجھے جلسہ کی ساری تقاریر سننے کا موقع نہیں ملا تھا لیکن اس سال تمام تقاریر نہایت غور سے سنیں جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یقین پختہ کر دیا کہ یہی جماعت سچی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔ کہتی ہیں میں نے عورتوں کی ایسی اخوّت کا جذبہ کہیں اور نہیں دیکھا جو یہاں تھا۔مختلف ممالک سے آئی ہوئی خواتین سے میں نے تعلق بنایا جن سے شاید دوبارہ کبھی نہ مل سکوں لیکن ہمیشہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ میرا یقین ہے کہ میرا احمدی ہونا اور اس جماعت سے ملنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہوا ہے۔

یہ جلسہ کے بارے میں چند تأثرات تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے۔ بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے۔

میڈیا کوریج کے لحاظ سے جلسہ کے پہلے دن جمعہ کے بعد میرے ساتھ ایک پریس کانفرنس بھی تھی جس میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا شامل تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی، میسی ڈونیا، آسٹریا، برازیل اور بیلجیم کے ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے تھے۔نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔لوکل لیول پر این ٹی وی، ایک ریڈیو اور چار پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کے ان تینوں ایام کی کوریج ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق پانچ ٹی وی چینلز، تین ریڈیو چینل اور اکسٹھ اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پانچ کروڑ بانوے لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتے تک جو کوریج متوقع ہے اور نمائندوں نے اس کا ذکر کیا تھا اور ان کی جو viewership ہے اس کے مطابق چار کروڑ تیرہ لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔اسی طرح alislam ویب سائٹ پر جلسہ کی کوریج، جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے اَپ لوڈ کی جاتی رہی۔ سینٹرل پریس اور میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اَپ لوڈ کی گئی۔سوشل میڈیا میں بھی جلسہ کی کوریج کے حوالے سے کارروائی کی گئی جس میں فیس بُک پر 32 پوسٹس شائع ہوئیں جو چار لاکھ بیس ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے پوسٹ کو پسند کیا اور اس پر تبصرہ وغیرہ بھی کیا۔ اسی طرح ٹوئٹر پر بھی جلسہ کے حوالے سے پانچ لاکھ چھتیس ہزار لوگوں نے جلسہ کی ٹویٹس (Tweets) دیکھے اور پانچ ہزار آٹھ سو لوگوں نے ری ٹویٹ (Retweet) کیا۔

جلسہ کے بارہ میں یہ تو لوگوں کے تأثرات تھے۔بعض کمزوریاں بھی ہوتی ہیں جو مختصر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ لوگ باہر پھرتے رہے اس لئے شعبہ تربیت کو آئندہ فعال ہونا چاہئے کہ لوگ دوسرے پروگراموں کے دوران باہر نہ پھریں۔ آواز کا انتظام بھی پہلے دن خاص طور پر جمعہ کے وقت صحیح نہیں تھا۔ پھر بعض ٹیکنیکل مسائل تھے لیکن بہر حال اس کے بعد کچھ بہتری پیدا کی گئی۔ اس طرف بھی جرمنی جماعت کو توجہ دینی چاہئے۔ پھر ترجمانی کے وقت بھی شکایات ہیں کہ اس وقت شور آتا رہا ہے۔ترجمانی کے لئے کانوں میں جو آلے لگائے گئے تھے ان کو بھی درست کیا جانا چاہئے۔

رہائش کے لئے بھی اس دفعہ غیر معمولی تعداد تھی۔ ان کی توقع سے بہت زیادہ تھی۔ اس لئے تقریباً چار سو احباب کو اگر گدّے میسر نہیں آئے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔لیکن جرمنی جماعت کو بہر حال آئندہ انتظام کرنا چاہئے۔ جلسہ گاہ میں نظم وضبط کی بھی بعض لوگوں نے شکایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ بڑی کمی تھی اور اس طرف توجہ کی ضرورت ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہال کا جو کولنگ سسٹم (Cooling System) تھا اس میں ایک مشین بھی خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ہال کے اندر کافی گرمی تھی۔ لیکن یہاں یو کے جلسہ میں بھی تو لوگ مارکی میں بیٹھتے ہیں اور کافی گرمی ہوتی ہے اس کے باوجود بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی بہانہ نہیں ہے۔ انتظامیہ کو تربیت کے شعبہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور سارا سال احمدیوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔

بہر حال جو جو نقص ہیں وہ کچھ تو ان کو میں نے بھجوا دیئے ہیں۔ اب اس پہ وہ خود ہی غور کریں اور ان کو بہتر کرنے کی صورت کریں۔ دوسرے کھانے کے بارے میں بھی شکایت آتی رہی۔ پہلے دن اگر حاضری کے مطابق نہیں بن سکا تھا تو اگلے دن بہتر انتظام ہونا چاہئے تھا۔ لیکن یہی ہوتا تھا کہ سالن ختم ہو گیا اور آخر میں پھر ایمر جنسی جو دال پکائی جاتی ہے وہی پکتی رہی اور بہت سارے لوگوں کو وہی ملی۔ تو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اچھی طرح پوری پلاننگ ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آئندہ اس میں بہتری پیدا کر سکیں۔

اس دورے کے دوران ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی بہت اچھا اثر مہمانوں پر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے۔ اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی۔ دو ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے جن کے ذریعہ سے اس مسجد کے فنکشن کی خبر ساڑھے سولہ لاکھ افراد تک پہنچی۔ اس میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جرمنی جماعت کو توفیق دے کہ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور جو اَب تعارف ہوا ہے اس میں مزید وسعت پیدا کریں۔

---

# تحریک جدید کا مالی سال 2017ء

31 اکتوبر کو تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تمام امرا، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ 31 اکتوبر سے پہلے پہلے وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی اور اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مخلصین کو شامل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

### حُسنِ سیرت اور حُسنِ اخلاق سے مزیّن پاکیزہ جوڑوں کی

# بہشتی زندگی

وحید احمد رفیق

قسط نمبر 7

**حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ**
**اہلیہ مرزا رشید احمد صاحب**
**(خوشدامن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)**

## میاں بیوی میں احترام کا تعلق

صاحبزادی انیسہ فوزیہ تحریر کرتی ہیں:

’’مَیں نے اپنے والدین کو پوری زندگی کبھی آپس میں بُرا بھلا کہتے نہیں سُنا۔ بلکہ ایک دوسرے کا بے حد احترام کیا۔ ہمیشہ ایک دوسرے کو ’’آپ‘‘ کہہ کر مخاطب کرتے۔ ایک دوسرے کا بے حد احساس اور خیال رکھتے۔ کوئی زیادہ بات ہوتی تو چُپ ہوجاتے لیکن اخلاقی حالت کو گرنے نہیں دیا۔‘‘

(سیرت وسوانح حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مصنفہ ومرتبہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 36)

## شوہر کو اکثر شکوہ رہتا کہ ان کی اہلیہ اپنی جان پر زیادہ خرچ نہیں کرتیں

صاحبزادی انیسہ فوزیہ تحریر کرتی ہیں:

’’اُمّی نے تنگی وفراخی کسی حالت میں کبھی میرے والد سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ میرے والد کو اکثر یہ شکوہ رہتا کہ وہ اپنی جان پر زیادہ خرچ نہیں کرتیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اُمّی اچھے بلکہ بہت اچھے اور بہترین طریق سے رہیں۔ اپنے آرام کی خاطر اچھا نوکرا گر زیادہ معاوضہ پر بھی ملے تو ضرور رکھیں اور اُمّی کو اکثر قیمتی اور اعلیٰ تحائف گھر کی قیمتی چیزوں کی شکل میں دیتے۔ اُمّی اکثر آپ کو کہتیں کہ ’’کیا آپ کے پاس بہت زیادہ رقم آ گئی ہے۔‘‘

(سیرت وسوانح حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مصنفہ ومرتبہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 36)

## صاحب رائے ہونے کے باوجود خاوند کی بات کو مقدم جانتیں

صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

’’اُمّی کا تعلق ابّا سے بہت دوستانہ تھا ہر بات میں اُن سے مشورہ لیتیں۔ صاحبِ رائے ہونے کے باوجود خاوند کی بات کو مقدم جانتیں۔ ہر طرح سے اُن کا خیال کرتیں اور ابّا اُن کی خواہشات کا احترام کرتے۔ آپ کا گھر جنت کی مثال تھا۔ اُمّی، ابّا کی ہر تکلیف پر پریشان ہوجاتیں۔ ابّا کی ہر ضرورت کو بغیر کہے پورا کرتیں۔ آپ ایک مثالی بیوی تھیں۔ آپ زیادہ تر گھر میں ہی رہتیں۔‘‘

(سیرت وسوانح حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مصنفہ ومرتبہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 38)

## بہو بنیں تو بیٹی جیسی

صاحبزادی صبیحہ انور صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

’’میرے والد چونکہ دادی کی اکلوتی اولاد تھے اس لیے جب تک دادی زندہ رہیں ہم سب دادی کے پاس ہی رہے۔ اُمّی نے دادی کی عزت اور خدمت اپنی ماں سمجھ کر کی۔ ہر بات میں اُن سے مشورہ لیتیں اُن کی بہت اطاعت گزار اور فرمانبردار تھیں۔ ہمیں بھی ہمیشہ اُن کی عزت اور خدمت کرنے کی تلقین کرتیں۔ اگر کوئی دادی کے خلاف بات کہتا تو اُمّی برداشت نہ کرتیں۔ اسی طرح دادی بھی اُمّی کو بیٹی کی طرح پیار کرتیں۔ کوئی میری والدہ کی شکایت کرتا تو دادی برداشت نہیں کرسکتی تھیں۔ غرض دونوں ساس بہو نے ہمیشہ ایک دوسرے کا بہت خیال رکھا۔‘‘

(سیرت وسوانح حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مصنفہ ومرتبہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 43)

## ساس بنیں تو بہوؤں کو بیٹیوں کی طرح پیار، محبت وشفقت دی

آپ کی بہو صاحبزادی فوزیہ شمیم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

’’گو میں نے آپا کے ساتھ بہت کم وقت گزارا کیونکہ شادی کے چھ ماہ بعد ہی میں الگ گھر میں چلی گئی اور پھر دوسرے شہر منتقل ہوگئی۔ لیکن ہمیشہ مجھے آپ سے محبت کا احساس ہوا ہے۔ میری بے شمار کوتاہیوں سے ہمیشہ چشم پوشی اور درگزر کیا اور میری تکلیف میں ہمیشہ انتہائی محبت سے ساتھ دیا۔ میرے میاں کی بیماری چونکہ شروع زندگی سے ہی تھی اس لیے خاص طور پر مجھے یاد ہے کہ اپنے گھر کے پرانے نوکر کا میری ضرورت پر انتظام کردیتیں۔ ایک دفعہ میرے میاں کی تبدیلی فیصل آباد سے کراچی ہوگئی اور میری چھوٹی بیٹی کی پیدائش اس وقت متوقع تھی۔ آپ کو سخت گھبراہٹ تھی آپ نے اپنی بڑی بیٹی آپا چھبو (صبیحہ) کو میرے پاس بھجوایا کہ اس کا سامان بند کروانے میں اس کی مدد کرو۔ آپ کی طبیعت میں بہت لحاظ تھا۔ کوئی بات بُری بھی لگتی تو اس کا اظہار سامنے نہ کرتیں۔ لیکن چہرے سے پتہ چل جاتا تھا۔ آپ غیر معمولی حساس تھیں۔‘‘

(سیرت وسوانح حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مصنفہ ومرتبہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 44)

☆☆☆☆☆

**حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور آپ کی ہر دو بیگمات**
**حضرت شوکت سلطان صاحبہ و حضرت امۃ الطیف صاحبہ**

## عدل ومیزان

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے بارہ میں تحریر ہے کہ:

’’حضرت میر صاحب کی دو بیگمات تھیں۔ آپ کی پہلی بیگم حضرت شوکت سلطان صاحبہ تھیں اور دوسری بیگم حضرت امۃ اللطیف صاحبہ تھیں۔ آپ کی تمام اولاد آپ کی دوسری بیگم سے تھی۔ یہ حضرت میر صاحب کی تربیت کا اثر تھا کہ دونوں بیویوں میں کبھی ساری عمر کوئی ناچاقی نہیں ہوئی۔ ...... حضرت میر صاحب نے جو دونوں بیگمات کے درمیان عدل اور میزان قائم فرمایا تھا، وہ آپ کی اپنی شخصیت کے میزان کا آئینہ دار ہے۔ آپ کے بچے اپنی بڑی والدہ کو ’’اچھی اماں‘‘ اور اپنی حقیقی والدہ کو ’’اماں‘‘ کہتے۔ آپ کی اولاد کو بڑے ہونے کے بعد پتہ چلا کہ ان کو جنم دینے والی والدہ کون سی ہیں۔ حضرت میر صاحب کی تربیت کا ایسا اثر تھا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی، دونوں بیگمات اسی طرح اکٹھی رہیں اور اپنی وفات تک اکٹھی رہیں۔ بچے بھی دونوں ماؤں سے آخر تک برابر وابستہ رہے۔‘‘

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب، تصنیف سید حمید اللہ نصرت پاشا صفحہ 80 تا 81)

☆☆☆☆☆

**حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب اور آپ کی اہلیہ**

## بہشتی کنبہ

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں:

’’ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوگئے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب حضورؑ کے مکان میں رہتے تھے۔ حضور نے بکروں کا صدقہ دیا۔ میں اس وقت موجود تھا۔ میں رات کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہا اور دوا پلاتا رہا۔ صبح کو حضور تشریف لائے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ڈاکٹر صاحب ساری رات میرے پاس بیدار رہے ہیں اور دوا وغیرہ اہتمام سے پلاتے رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔ یہ بہشتی کنبہ ہے۔ یہ الفاظ چند بار فرمائے۔‘‘

(حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان صفحہ 159)

☆☆☆☆☆

**حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ اور ان کی اہلیہ**

## گھریلو جھگڑوں کو سلجھانے کا ایک طریق

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ کے متعلق ان کے ایک بیٹے بیان کرتے ہیں کہ آپ کی خانگی زندگی بہت پُرسکون تھی۔ میں نے عمر بھر میں کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے والدہ صاحبہ سے سختی سے بات کی ہو یا چڑ چڑے پن کا اظہار کیا ہو یا ناراض ہوئے ہوں۔ مجھے شادی کے موقع پر نصیحت فرمائی کہ:

’’اب تم پر ذمہ داری پڑنے والی ہے کیا کبھی مجھے تم نے اپنی والدہ سے لڑتے جھگڑتے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہماری شادی ہوئی تو میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ ہم ایک سے جذبات رکھتے ہیں۔ ہر ایک کو غصہ بھی آسکتا ہے۔ گھروں میں معمولی باتوں سے معاملہ بڑھ جاتا ہے اس لیے جب مجھے کسی بات پر غصّہ آتا دیکھیں تو دوسرے کمرے میں چلی جایا کریں اور جب آپ کو غصہ میں دیکھوں گا تو مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ میں دوسرے کمرے میں چلا جایا کروں گا تاکہ بات نہ بڑھنے پائے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ معمولی معاملہ طول پکڑ جاتا ہے۔ بیوی خاوند کو جواب دینا شروع کرتی ہے اور باہمی تلخ کلامی بعض اوقات خلع اور طلاق پر منتج ہوتی ہے یا اس وجہ سے گھریلو سکون اور امن تباہ ہوجاتا ہے۔ اس نصیحت سے میری اہلی زندگی اٹھارہ سال سے نہایت خوشگوار رنگ میں گزر رہی ہے۔‘‘ (اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 426)

☆☆☆☆☆

**حضرت مولوی شیر علی صاحب اور آپ کی اہلیہ**

## خاوند کی اطاعت اور اس کو آرام پہنچانا مطمحِ نظر تھا

’’خاوند کی اطاعت اور ان کو آرام پہنچانے کی سعی ان کی زندگی کا اہم ترین کردار تھا۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں اتنا دماغی کام صرف اس لیے کرسکا ہوں کہ میری اہلیہ نے مجھے تمام تر تفکّرات سے آزاد کردیا تھا اور میری ذمہ داریوں کو پوری طرح سنبھال لیا تھا۔‘‘

## ہر کام میں خاوند کی خوشنودی مدِّنظر تھی

غرض آپ کا ہر کام اطاعت کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ اگر بھینس رکھنے کی مصیبت مول لی، تو اپنے شوہر کے آرام کے لیے۔ اگر سُوت کات کات کر کھیس اور لحاف بنائے، تو حضرت مولوی صاحب کے متعلقین اور مہمانوں کی خدمت کے لیے۔ اگر گھر کی صفائی کا خیال رکھا، تو اس لیے کہ آپ کے خاوند کو گھر کے پاکیزہ ماحول میں ذہنی سکون مل سکے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کا ہر کام ایسا تھا جس میں ان کو حضرت مولوی صاحب کی خوشنودی مدِّنظر تھی۔‘‘

(نجم الہدیٰ سوانح حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ مرتبہ رقیہ بیگم بقاپوری صفحہ 108)

## سلیقہ شعاری

’’یہ وصف بھی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ حضرت مولوی صاحب چندہ جات کی وضعات کے بعد برائے نام رقم ہی گھر کے لیے بچا سکتے تھے۔ لیکن اس قلیل آمدنی میں بھی آپ کی اہلیہ نے اپنی سلیقہ شعاری سے گھر کو جنت زار بنا دیا تھا اور خانگی ضروریات کی کوئی ایسی اہم چیز نہ تھی، جس سے گھر مزین نہ ہو۔‘‘

(نجم الہدیٰ سوانح حضرت مولانا شیر علی صاحب مرتبہ رقیہ بیگم بقاپوری صفحہ 110)

## بیوی اپنے خاوند کی نیک کاموں میں مددگار

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی خواتین نہایت محبت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں اور یہ اسی دیرینہ محبت کا تقاضا تھا کہ حضرت امّ المومنین **مدظلہا اللہ العالی** نے مرحومہ کے چہرہ پر اپنے مبارک ہاتھ پھیرے۔ مرحومہ غریبوں پر رحم کرنے والی اور مصیبت زدوں پر ترس کھانے والی تھیں۔ وہ کسی کو بھی خالی واپس کرنا پسند نہ کرتی تھیں۔ نہایت فیاض اور مہمان نواز تھیں۔ میرے لیے وہ سراسر مجسمہ رحمت تھیں۔ جو سلوک اور برتاؤ انہوں نے میرے ساتھ کیا اس کو دیکھ کر میں ہمیشہ یہی سمجھتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو خاص میرے لیے ہی بنایا ہے۔ مرحومہ ہمیشہ مجھے نماز کے لیے جگاتی رہیں اور اپنی اس ڈیوٹی کو اپنی بیماری کی شدید ترین حالت میں بھی ادا کرتی رہیں۔ مگر جب ان کی کمزوری اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنی آواز مجھ تک نہ پہنچا سکتی تھیں۔ تو وہ اپنی نواسی کو جو بالکل اُن کے قریب سوئی ہوتیں جگاتی تاکہ وہ مجھ کو جگا دے۔ میرے دل میں مخفی خواہش تھی کہ میں اپنی رفیقہ حیات کا نیک خاتمہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ پس جو کچھ میں نے خدا سے مانگا اس سے بڑھ کر خدا نے مرحومہ پر فضل کیا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سب انعام جو مجھ پر اور مرحومہ پر ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہے۔ ورنہ ہمارے اعمال اس لائق نہ تھے۔‘‘

(نجم الہدیٰ سوانح حضرت مولانا شیر علی صاحب مرتبہ رقیہ بیگم بقاپوری صفحہ 112 تا 113)

☆☆☆☆☆

**حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور آپ کی اہلیہ**

## گھر کی ضروریات پورا کرنے کے لیے اپنا زیور بھی فروخت کیا

مکرم کریم احمد نعیم صاحب تحریر کرتے ہیں:

’’والد صاحب کی محدود آمدنی میں گھر کے سب اخراجات پورے کیے اور جماعتی چندوں کے ادا کرنے اور ضروریات پورا کرنے کے لیے اپنا زیور بھی فروخت کیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک آپ کا سونے کا گلوبند ہوتا تھا جو کہ کافی وزنی تھا۔ جب کبھی انتہائی ضرورت درپیش ہوتی اس

کی ایک ٹکیہ پٹی پر سے اُتار کر مجھے دیتیں کہ مرزا مہتاب بیگ صاحب کے پاس لے جاؤں کہ وہ اس کو فروخت کرکے رقم دے دیں۔ اس طرح پر آپ نے گھر کا خرچ چلایا۔''

(ایاز محمود سیرت وسوانح حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب از کریم احمد نعیم صفحہ 272)

☆☆☆☆☆

## حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب اور آپ کی اہلیہ

### محبت والا سلوک

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ کے بارہ میں ذکر ملتا ہے کہ:

حضرت پیر صاحب کا بھی اپنے گھر والوں، خاص کر اپنی اہلیہ سے بہت ہی محبت والا سلوک تھا۔ حضرت پیر صاحب گھر کے کام کاج اکثر خود کیا کرتے تھے۔ آپ خود ہی گھر میں جھاڑو دے دیا کرتے تھے اور خود ہی برتن بھی دھو لیتے تھے۔

دوسری اہلیہ چونکہ بہت چھوٹی تھیں اس لئے بعض دفعہ کھانا بنانا بھول جاتی تھیں لیکن صاحبزادہ صاحب کا رویّہ ان سے بہت ہی اچھا ہوتا تھا۔ جب کبھی بھی ایسا ہوا کہ کھانا بنانا بھول گئیں تو رونے لگ جاتیں، اس پر پیر صاحب ان کو تسلی دیتے اور فرماتے ''میں نے بندلا کر کھالیا ہے اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو لا دیتا ہوں۔''

(حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ صفحہ 29 شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ اور حضرت عائشہ بانو صاحبہ

### عسرت کی زندگی اور وفاداری

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ تحریر فرماتے ہیں:

''میری تنخواہ اس وقت بیس روپے تھی اور انجمن سے سو روپیہ قرض لیا تھا۔ جس سے پچاس کرایہ پر صرف ہوگئے اور پچاس منی آرڈر کرکے سید صاحب کو بھیج دیے کہ کوئی چیز ہماری طرف سے بنا دیں۔ میرے گھر میں تو کچھ تھا ہی نہیں مگر اس بے سامان گھر کی زینت ایک ایمان رکھنے والا مکین تھا۔ میں بیمار تھا۔ بخار تھا کھانسی اس زور سے ہوتی کہ قے ہوجاتی۔ ایک خادمہ کام کرنے آئی۔ اس نے قے اٹھانے پر کراہت ظاہر کی۔ عائشہ نے دیکھ لیا اور آنے کے تیسرے دن مجھ سے کہا اگرچہ میرے نئے دن ہیں مگر میں برداشت نہیں کرسکتی کہ خادمہ حقارت سے دیکھے۔ میں خود اٹھاؤں گی اور اس وقت سے نہایت وفاداری کے ساتھ مجھ بیمار کی خدمت شروع کردی۔ بھوک میں باپ کا دیا ہوا زیور فروخت کرکے کھلایا۔''

(نیّر احمدیت از نعمت اللہ بشارت صفحہ 26)

### خدمت دین میں باوفا بیوی کا بہت حصہ تھا

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ تحریر فرماتے ہیں:

''میرے چھ سال تبلیغ کے لیے ہندوستان سے باہر رہنے پر صبر واستقلال کے ساتھ زندگی بسر کی۔ چھوٹی بچیوں کی پرورش کی۔ ان کو پڑھنے پر لگایا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بڑی لڑکی نے مولوی تک عربی تعلیم حاصل کی اور چھوٹی نے میٹرک پاس کیا اور سچ تو یہ ہے کہ میری خدمت تبلیغ میں اس نیک باوفا بیوی کا بہت حصہ تھا۔''

(نیّر احمدیت از نعمت اللہ بشارت صفحہ 27-26)

### پھولوں کا ہار بنا کر پاس رکھ جاتے

محترمہ محمودہ نیّر صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر بیان کرتی ہیں:

''بسا اوقات نیّر صاحب صبح کی نماز پڑھنے تشریف لے جانے سے قبل میرے لیے پھولوں کا ہار بنا کر میرے پاس رکھ جاتے۔ مجھے کنول کے پھول بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ ہم باہر گئے تو وہاں کنول کے پھول تھے۔ پانی دو یا تین فٹ گہرا تھا۔ آپ پانی میں گئے اور میرے لیے پھول توڑ کر لائے۔''

(نیّر احمدیت از نعمت اللہ بشارت صفحہ 33)

### حسن سلوک اور محبت کا ایک انداز

مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب (مرحوم) ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ بیان فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ خاکسار کو سیالکوٹ سے قادیان کا سفر کرنا ہوا۔ ہم دونوں گاڑی کے ایک کمپارٹمنٹ میں تھے۔ ساتھ والے کمرے میں میری بیوی اور کچھ عزیز عورتیں اور نیر صاحب کی بیگم (دوسری اہلیہ) تھیں۔ ہر اسٹیشن کے آنے سے پہلے نیر صاحب اپنی پھل کی ٹوکری میں سے کوئی پھل لیتے اسے نہایت نفاست سے چھلکا اتارنے کے بعد قاشیں بناتے۔ جب گاڑی کھڑی ہوتی تو اترتے اور اپنی اہلیہ کو دے آتے اور فرماتے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیویوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔ غرض ہر اسٹیشن پر وہ ایسا کرتے چلے گئے اور جب ہم قادیان پہنچے تو (بیوی کا نام لے کر) کہنے لگے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ مجھے تو ہر وقت یہی خیال رہا۔''

(نیّر احمدیت از نعمت اللہ بشارت صفحہ 34)

☆☆☆☆☆

## حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحب اور آپ کی بیویاں

### گھر کو بسانے میں ہر رشتے کا کردار

آپ کی بیٹی امۃ الشافی سیال صاحبہ آپ کے اپنی بیویوں سے حسن سلوک کے بارہ میں تحریر فرماتی ہیں:

''انسان کے اچھے یا بُرے اخلاق سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی ہستی اُس کی بیوی ہوتی ہے۔ چونکہ بیوی کی عمر بھر کی رفاقت ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں پہ انسان تکلّف نہیں برت سکتا۔ گو میرے ابّاجان کو سات شادیاں کرنی پڑیں۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی بیویاں جلد جلد قضاء الٰہی سے فوت ہوجاتی رہیں۔ گھر اور بچوں کو سنبھالنے کے لیے بار بار یہ فریضہ ادا کرنا پڑا۔ اِس میں آپ کی اپنی ذاتی خواہش کوئی نہ تھی بلکہ اصل غرض وخواہش یہ ہوتی تھی کہ گھر اور بچوں کا بوجھ سنبھالنے والی کوئی ہستی ہو اور میں بے فکر ہوکر دین کی خدمت کرسکوں جو آپ کی زندگی کا اصل، اعلیٰ وارفع مقصد تھا۔ چنانچہ اسی غرض سے بار بار شادیاں کرنی پڑیں اور مختلف طبائع کی خواتین نے آپ کے عقد میں آکر آپ کے گھر اور بچوں کو سنبھالا۔ مگر کبھی کسی نے نہیں دیکھا نہ کسی نے سنا کہ ابّاجان نے اپنی بیویوں کے ساتھ کبھی جھگڑا کیا ہو۔ یا کبھی کسی سے ناراض ہوئے ہوں۔ اس قسم کا کوئی واقعہ مجھے یاد نہیں بلکہ جب بھی اپنوں یا غیروں سے سنا تو یہ ہی سنا کہ چودھری صاحب اپنی بیویوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے جہاں پہ اتنے زیادہ بچے ہوں عزیز ورشتہ دار بھی اکثر رہائش پذیر رہتے ہوں وہاں کوئی نہ کوئی تلخی ضرور ہوجاتی ہوگی مگر پھر بھی جھگڑے کی صورت کبھی اختیار نہ ہوئی۔

مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں ہو رہا کہ اس وقت ہماری جو مائیں تھیں وہ بھی عظیم تھیں اور جو بچے اور سسرالی رشتہ دار تھے وہ بھی بڑے صبر والے ہوں گے کہ وہ سب اِن حالات میں سے بڑے اچھے اور احسن رنگ میں گزرتے رہے کہ کبھی ہمارے ابّاجان کے لیے پریشانی کا موجب نہیں بنے۔ ابّاجان کا عجیب قسم کا ادب واحترام تھا کہ آپ کی بات کو کوئی نہ ٹالتا تھا۔ آپ جو حکم دیتے اُس کو سر آنکھوں پر قبول کرلیا جاتا۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا والی کیفیت تھی۔ . . .''

### ایک اور مکان بنوا دیا تا ان کو ذہنی سکون حاصل رہے

''ابّاجان کو اپنی بیویوں کی خاطرِ طبع کا اتنا دھیان رہتا تھا کہ آج کے دور میں یہ بات بڑی دور از قیاس لگتی ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ قادیان کے محلہ دارالانوار میں آپ کا اچھا خاصا گھر بمعہ وسیع باغ کے تھا۔ جس کو اُن دنوں قادیان میں کوٹھی کہا جاتا تھا مگر المیہ یہ ہوا کہ اُس گھر کے مکمل طور پر تیار ہونے سے پہلے ہی ہماری والدہ صاحبہ آپا ہاجرہ بیگم وفات پاگئیں یعنی جنہوں نے بڑی محنت کفایت شعاری اور جان فشانی سے وہ گھر بنوایا اُن کو اُس میں ایک رات بھی رہنا نصیب نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اِس کے بدلہ میں بہت نفیس موتیوں سے مرصع گھر عطا فرمائے اور اُن کے سب بچوں کو بہترین اجر کا وارث بنائے۔ آمین۔ اُن کی وفات کے بعد میری اُمّی جان صادقہ بیگم مرحومہ اُس گھر میں سات سال رہیں اور وہ بھی وفات پاگئیں۔ پھر تقریباً نو ماہ بعد محترمہ آپا رقیہ بیگم صاحبہ بنت جناب مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب بیاہ کر اُس گھر میں تشریف لائیں تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے ابّاجان سے اپنے اِس خوف کا اظہار کیا کہ آپ کے اِس گھر میں آپ کی دو بیویاں فوت ہوگئی ہیں کہیں میں بھی مر نہ جاؤں۔ چنانچہ ابّاجان نے اُس گھر کے ساتھ ہی اتنا ہی بڑا دو منزلہ گھر اُن کے لیے بنوا دیا۔ وہ اسی نئے والے گھر میں رہیں۔ مگر خدا کی کرنی کو کون ٹال سکتا ہے۔ کچھ ہی عرصہ بعد ہماری وہ والدہ محترمہ اپنی ایک چھوٹی سی تین ماہ کی بیٹی عزیزی امۃ الحیّٔ کو چھوڑ کر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اِس سے پتا لگتا ہے کہ آپ کو اپنی بیوی کے جذبات ودلجوئی کا کتنا خیال تھا کہ اچھا خاصا مکان ہوتے ہوئے ایک اور مکان بنوا دیا تا ان کو ذہنی سکون حاصل رہے۔''

(سیرت حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال از امۃ الشافی سیال صفحہ 63 تا 65)

☆☆☆☆☆

## مولانا محمد منور صاحب اور آمنہ بی بی صاحبہ

### گھر جنت ارضی کی مثال بنا رہا

مولانا محمد منور صاحب (جو امیر ومشنری انچارج تنزانیہ، کینیا، نائجیریا اور بلاد عربیہ رہ چکے ہیں) تحریر کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا گھر جنت ارضی کی مثال بنا رہا ہے۔ میری پہلی شادی 1940ء میں ہوئی۔ ہمارے گھر کا ماحول نہایت خوشگوار رہا۔ بارہ سال بعد دوسری شادی ہوئی اس کے بعد بھی اہلی زندگی بے حد پرسکون رہی۔ بچے بڑے ہوئے اور ان کی شادیوں کا مرحلہ آیا۔ تب بھی ہم میں باہم اتحاد واتفاق رہا۔ عمر بھر ہم نے جہیز کا معاملہ گفتگو کا موضوع نہ بنایا۔ میری بیویاں میرے عزیزوں اور بزرگوں سے احترام سے پیش آتیں اور میں ان کے والدین کا پورا پورا ادب کرتا رہا۔''

(ایک نیک بی بی کی یاد میں از مولانا محمد منور صفحہ 5)

### اہلیہ محبت اور وفا کا مجسمہ

''جب ہم گھر میں اکٹھے ہوتے تو ایک دوسرے پر جان نثار کرتے اور جب میں خدمت دین کے لیے ملک سے باہر چلا جاتا تو بھی دلوں میں دوری کا خیال تک نہ آتا۔ والدہ مبارک احمد . . . میری زوجیت میں باون سال رہیں۔ میں نے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ اس عرصہ میں 26 سال وہ مجھ سے دور رہیں۔ تنہائی میں عورتوں کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی اس نیک بندی نے کبھی شکایت نہ کی۔ ایک دوبار صرف اس قدر لکھا کہ افسوس ہے اپنی بیماری کی وجہ سے پردیس میں مَیں آپ کی کوئی خدمت نہیں کررہی۔ ہر حال میں صبر کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں زندگی بخشی ہے۔ جب اس کی مرضی ہوئی ہمیں باہم اکٹھا کردے گا۔ والدہ مبارک احمد محبت اور وفا کا مجسمہ تھیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس شعر کی کامل مصداق کہ

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گزارد با محبت باوفا

میں نے ان کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ ان کے دل میں سب کے لیے خیر ہی خیر اور ہمدردی ہی ہمدردی کے جذبات تھے۔''

(ایک نیک بی بی کی یاد میں از مولانا محمد منور صفحہ 5)

### ان میں ادب کا مادہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا

''والدہ مبارک احمد مجھ سے انتہائی احترام کا سلوک کرتی تھیں۔ میاں بیوی میں محبت تو ہوتی ہے۔ لیکن ان میں ادب کا مادہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ باون سال کی ازدواجی زندگی میں انہوں نے کبھی میرے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہیں کیے جن میں کسی قسم کی درشتی اور ہتک پائی جاتی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے بھی وہ مثالی بیوی تھیں۔ ورنہ عام انگریزی مقولہ ہے کہ محبت اور لڑائی میں سبھی کچھ جائز ہوتا ہے۔''

(ایک نیک بی بی کی یاد میں از مولانا محمد منور صفحہ 15)

### گویا نفس بالکل مار دیا گیا تھا

''عزیزہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ نے . . لکھا ہے کہ آپا آمنہ مثالی بیوی تھیں۔ اس بات میں شک ہی کیا ہے کہ عورت کی فطرت چاہتی ہے کہ اسے خاوند کی پوری محبت حاصل رہے۔ کسی قسم کی شراکت اسے کلیۃً ناپسند ہوتی ہے۔ لیکن والدہ مبارک احمد اکثر کہا کرتی تھیں کہ جب شریعت نے مرد کے لیے تعدد ازدواج کی گنجائش رکھی ہے اور حضور نے بھی آپ کو دوسری شادی کی اجازت دے دی ہے۔ تو میں اسے ناپسند کیسے کرسکتی ہوں۔ گویا نفس بالکل مار دیا گیا تھا۔''

(ایک نیک بی بی کی یاد میں از مولانا محمد منور صفحہ 15)

☆☆☆☆☆

## مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب اور سکینہ سیفی صاحبہ

### خدمت دین کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر کرتے

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کی خدمتِ دین کی کوششوں کو تہِ دل سے سراہا اور اس کی قدر کی۔ میں نہ صرف کبھی ان کی مساعی میں حائل نہ ہوا بلکہ ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی اور یہ چاہا کہ زیادہ سے زیادہ وہ اپنا وقت خدمتِ دین میں صرف کریں اور انہوں نے بھی مجھے خدمت دین کے لیے اس طرح فارغ کررکھا تھا کہ مجھ سے گھر کا کوئی کام نہ لیتیں۔ بلکہ بعض اوقات مجھے یہ کہنے کی نوبت آجاتی کہ میں تو اس گھر میں بے کار ہی ہوں۔ کوئی کام مجھ سے بھی لیا کریں۔ لیکن ہمیشہ وہ اس بات پر فخر کرتیں کہ انہوں نے مجھے دین کے کاموں کے لیے فارغ رکھا ہوا ہے۔ اور گویا کہ میں اپنا فرض بڑی لگن کے ساتھ ادا کرتا ہوں اور میں ان پر فخر کرتا تھا اور یہ بات ہمارے دل کو مزید تقویت پہنچاتی تھی کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت دے کر خدماتِ دینیہ بجالائیں۔''

(سکینہ سیفی کی باتیں از مولانا نسیم سیفی صفحہ 5– 6)

## خوش رکھو گی تو خوش رہو گی

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''کسی شادی کی تقریب سے جب ہم واپس گھر آتے تو مجھ سے کہتیں کہ میں نے دلہن سے کہا کہ میری ایک بات یادرکھیں اور وہ یہ ہے کہ خوش رکھو گی تو خوش رہو گی۔ اگر دونوں میں سے کوئی فرد اپنے آپ کو خوش رکھنا چاہے اور دوسرے کی پرواہ نہ کرے تو گھر کی خوشگواری پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ یہی فارمولا انہوں نے شروع سے اپنے لیے استعمال کیا۔ یعنی مجھے خوش رکھنے کی کوشش کی اور خوش رکھا۔ چنانچہ میں نے بھی حتی المقدور کوشش کی کہ ہمیشہ ان کی خوشی کا پاس کروں اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح کی زندگی ہم نے گزاری ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ میں نے انہیں خوش رکھا۔ اگرچہ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جتنا انہوں نے مجھے خوش رکھا شاید میں انہیں اتنا خوش نہ رکھ سکا۔ لیکن میں نے حتی المقدور کوشش ضرور کی۔''

(سکینہ سیفی کی باتیں از مولانا نسیم سیفی صفحہ 181-180)

☆☆☆☆☆

## مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور سلیمہ اختر صاحبہ

### کوئی شکوہ نہیں کیا

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب تحریر کرتے ہیں:

''1974ء کی بات ہے۔ میرے ماموں مکرم محمد الیاس عارف صاحب کو 14 جون کو ٹیکسلا میں (راہ مولیٰ میں قربان) کردیا گیا۔ وہ دن بھی قیامت کا تھا۔ ہمیں ربوہ میں اطلاع ملی۔ اُمّی نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا۔ آہ وبُکا کی بھی تو خدا کے حضور۔ حالات خاصے خراب تھے۔ اگلے دن گاؤں سے ہمیں ایک آدمی لینے کے لیے آ گیا۔ ابّاجان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے اجازت لے کر ہم سب کو ننھیال چک چھور 117 بھجوادیا جہاں ہم کچھ ماہ رہے۔ پہلے حالات کی خرابی کی بنا پر پھر صمدانی کورٹ اور قومی اسمبلی میں شرکت کی وجہ سے ابّاجان ایک سال تک گاؤں باقاعدہ افسوس کے لیے بھی نہ جاسکے۔ اُمّی نے اور نہ ہی ہمارے ننھیال نے کوئی شکوہ کیا کہ مولوی صاحب کیوں نہیں آئے۔ اس لیے کہ انہیں علم تھا کہ ابّا نے جماعتی مفاد کو ہمیشہ ذاتی کاموں پر مقدم رکھا ہے۔''

### شوہر کی خدمت کے لیے ہر دم تیار

''ابّاجان کے اوقات کا بہت خیال رکھتیں۔ صبح فجر کی نماز سے قبل ہی ساری exercise شروع ہوجاتی۔ ابّاجان نماز فجر اور سَیر کے بعد گھر آتے۔ تلاوت کرتے اور پھر غسل اور ناشتہ کرتے اور اس طرح دفتر کے لیے تیاری ہوجاتی۔ ابتدا میں بجلی کی استری تو تھی نہیں۔ نہ ہی سوئی گیس ہوا کرتی تھی۔ کوئلوں والی استری کے ذریعہ ابّاجان کے کپڑے وقت پر استری کرتیں اور دیگر تیاری کرتیں۔ سردی کے موسم میں پانی، لکڑیوں کے ذریعہ گرم کرکے غسلخانہ میں رکھتیں۔ ابّاجان کا ناشتہ بھی لگا بندھا ہوتا تھا، انڈا اور چائے۔ دہی تیار کرنا ہوتا تھا۔ اس کے لیے رات کو ہی اس بات کی تسلی کرلیتیں کہ مطلوبہ اشیاء موجود ہیں۔ غسلخانہ میں صابن، تولیہ، کنگھی اور کپڑوں وغیرہ کی فراہمی اس طرح ہوتی کہ ابّاجان کو ان چیزوں کے لیے نہ تو کہنا پڑتا نہ ہی وقت کا ضیاع ہوتا۔

......دس گیارہ بجے ابّا کو دفتر میں چائے یا دودھ وغیرہ بھجوانا بھی التزام سے کرتیں۔ دوپہر کے وقت کھانے کا خاص اہتمام کرتی تھیں کیونکہ ابّاجان مرچ زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ جب بھی ابّا آتے، انہیں توّے پر گرم روٹی پکا کر دیتیں۔ رات کو ابّاجان بہت دیر سے دفتر سے لوٹتے تھے۔ رات کے بارہ ایک تو معمول کی بات تھی۔ اُس وقت اٹھ کر ابّاجان کو چائے یا دودھ وغیرہ پیش کرنا یا طبیعت کے لحاظ سے اُس وقت کوئی اور چیز بنا کر دینا اور پھر چند گھنٹے کے بعد دوبارہ اٹھ کر وہی معمول۔ سردی ہو یا گرمی، ابّاجان پانی گرم پیتے تھے لہٰذا اس کا خاص خیال رکھتیں۔ یہ سب کچھ لکھ دینا نہایت آسان ہے مگر آج بھی سوچتا ہوں تو لرز اٹھتا ہوں کہ اپنے عظیم خاوند کے اوقات کی قدر کرنا اور انہیں گھریلو پریشانیوں سے کامل طور پر دور رکھنا، ایک جہدِ مسلسل تھا جو اُمّی جان کی زندگی کا بہت بڑا خاصہ تھا۔ یوں لگتا تھا کہ اُنہیں کسی اور کی کوئی پروا نہیں۔ دُھن ہے تو بس یہی کہ اپنے واقفِ زندگی شوہر کا لمحہ لمحہ دین کی خدمت میں صَرف ہو۔''

''ابّاجان کے لیے کپڑوں کی تیاری، ناشتہ، کھانا، آرام غرضیکہ ہر کام ایک نظام الاوقات کے مطابق چلا کرتا۔ اُمّی نے اپنے آپ کو اس کام میں اس طرح پیوست کررکھا تھا کہ شاید ہی کوئی دقّت ابّاجان کو ہوئی ہو۔ ابّا کو جماعتی سفروں پر بھی جانا پڑتا۔ ان میں بیرونی ممالک کے سفر بھی ہوتے تھے۔ اُن کی ساری تیاری خود کرتیں۔ کپڑے، جراب، بنیان، کنگھی، پگڑی، صابن غرضیکہ ہر چیز تیار ہوتی یہاں تک کہ شلواروں میں آزاربند بھی ڈال کردیتیں۔ ہر چیز کو سلیقے کے ساتھ اس طرح رکھتیں کہ ابّاجان کو مشکل پیش نہ آئے اور ان کا وقت ضائع نہ ہو۔''

### گھریلو ذمہ داریوں کی بجاآوری

''اُمّی نے ابّاجان کی دینی ذمہ داریوں کی بجاآوری کے لیے اُن کو گھر کے کام کاج سے بری الذمہ کررکھا تھا۔ گھر میں کیا پکنا ہے، راشن آنا ہے تو کتنا، کپڑے، بچوں کی تعلیم کی ذمہ داریاں۔ ان کی براہِ راست ذمہ داری لینے کی ابّاجان کو ضرورت ہی نہیں پڑنے دی۔''

### قناعت

''مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے ساری زندگی کوئی مطالبہ ابّاجان سے کیا ہو۔ یہی عادت انہوں نے ہمیں بھی ڈالی۔...سوال کرنے کی عادت تھی اور نہ کبھی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔ جیسا کہ مَیں نے عرض کیا۔ خود بھی قناعت کی اور ہمیں بھی یہی سکھایا۔ کسی کے مال، دولت، وجاہت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔''

### ہم آہنگ میاں بیوی

''ہمارے بزرگ والدین کو خداتعالیٰ نے ایک دوسرے کے لیے ہی بنایا تھا۔ ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھنے والے، ایک دوسرے کا احترام کرنے والے۔ میری بہنوں کے رشتے آئے تو سب سے پہلے اس بات کو دیکھا جاتا کہ جماعتی طور پر کیسا ہے؟ پھر باقی باتوں کی طرف دھیان دیا جاتا۔ ابّاجان اُمّی کی رائے کو اہمیت دیتے لیکن اگر ابّاجان نے کوئی فیصلہ کرلیا تو پھر اُمّی بھی سر جھکا دیتیں۔

مَیں نے اپنی ہوش میں اپنے والدین کو لڑتے نہیں دیکھا نہ بلند آواز میں آوازہ کستے۔ تنہائی میں کبھی اختلاف کا اظہار کرلیتے ہوں تو پتہ نہیں ورنہ حقیقت وہی تھی جو بیان کی گئی ہے۔ کبھی ابّاجان کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوجاتی تو ابّاجان ایک آدھ فقرے میں اپنی ناراضگی کا اظہار کردیتے۔ کبھی اُمّی نے آگے سے جواب نہیں دیا۔ خاموش ہوجاتیں اور پھر موقع کے مطابق بعد میں صورتحال کی وضاحت کردیتیں۔ دونوں خدا کے فضل کے ساتھ ہم آہنگ تھے۔''

### ایک دوسرے کا لباس

''قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ آج جب یہ دونوں جہانِ جاودانی میں جاچکے ہیں تو دِل بے اختیار یہ گواہی دیتا ہے کہ میرے پیارے والدین اس کے حسین مصداق تھے اور انہوں نے کبھی اپنے لباس کو داغدار نہیں ہونے دیا۔

ابّاجان کی برائی کرتے میں نے اُمّی کو نہیں سنا۔ خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ زندگی کے آخری دنوں میں کبھی کبھار اس خواہش کا محبت بھرا اظہار ضرور کردیتیں کہ تمہارے ابّا میرے پاس بیٹھتے تو اچھا لگتا۔ لیکن انہیں پتہ تھا کہ ابّا کو سلسلہ کی خدمت مرغوب ہے۔ اس لیے کبھی شکوہ نہیں کیا۔''

### صلح جوئی کی عادت

''اُمّی ... اپنے بہن بھائیوں میں بڑی تھیں۔ اپنے سسرال میں بڑی بہو تھیں۔ عزت واحترام کا مقام تھا۔ گھروں میں کئی تلخ باتیں ہوجاتی ہیں مگر خدا کی یہ بندی اَلصُّلۡحُ خَیۡرٌ کا علَم ہی بلند کرتی رہیں۔ اگر کسی نے اُمّی کے بارہ میں ناواجب بات کر بھی دی تو کمال حوصلہ کے ساتھ اُسے صفحۂ دِل سے اس طرح مٹا دیا کہ پھر کبھی اس بارہ میں بات نہیں کی۔''

### سسرال کی خدمت

''اپنی ساس اور سُسر کا خیال رکھا۔ ہمارے دادا مکرم حافظ عبداللہ صاحب کا خاص خیال رکھتیں۔ وہ معلم اصلاح وارشاد کی حیثیت سے مختلف جگہوں پر متعین رہے۔ جب کبھی ربوہ آتے تو حتی الوسع ان کی خدمت کرتے ہم نے انہیں دیکھا۔ دو تین دفعہ تو مجھے یاد ہے داداجان بیمار ہوکر ہمارے پاس آئے بلکہ اُن کی وفات بھی یہیں ہوئی۔ ان کی خدمت باپ سمجھ کر کی اور کبھی اشارۃً بھی جتلایا نہیں۔ داداجان بھی اُمّی کے قدردان تھے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے۔''

(ماہنامہ خالد اگست، ستمبر 2010ء صفحہ 36 تا 44)

(باقی آئندہ)

---

**بقیہ: جاپانی ترجمہ قرآن مجید ایڈیشن دوم**
از صفحہ 13

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاپان کے دوران مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نے حضور انور سے ملاقات کرکے کام کی تکمیل کی رپورٹ پیش کی۔ جس پر حضور انور نے اس کی طباعت کے لیے عربی متن کے ساتھ pasting اور کتابی شکل میں تیاری کا کام ربوہ میں کرنے کے سلسلہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔

مسودہ کی کتابی شکل میں تیاری کے لیے مکرم محمد نصراللہ صاحب کارکن وکالت اشاعت ربوہ نے pasting کا ٹیکنیکل کام سرانجام دیا۔ جبکہ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ نے عربی متن اور جاپانی مسودہ کی درست سیٹنگ کی چیکنگ اور نگرانی کے فرائض انجام دیئے۔ علاوہ ازیں جاپانی ڈیسک کے ممبران، مغفور احمد منیب صاحب، فہیم احمد خالد صاحب اور ضیاء اللہ مبشر صاحب نے تیار ہونے والے مسودہ کی پروف ریڈنگ کا کام سرانجام دیا۔ مسودہ کی کتابی شکل میں تیاری کے ساتھ ساتھ آخری پروف ریڈنگ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جاپان میں مکرم اکبر سیکی گوچی ہیروشی صاحب ٹوکیو، مکرم سعید موراماتسو منابو صاحب ٹوکیو اور محترمہ کاتسکو پروین اہلیہ مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ٹوکیو نے فرائض سرانجام دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بہتر اور ارزاں پرنٹنگ کا جائزہ لینے کے بعد برطانیہ میں جاپانی ترجمہ قرآن مجید کے اس نئے ایڈیشن کی پرنٹنگ دوہزار کی تعداد میں عمل میں آئی۔ گزشتہ ایڈیشن کے مقابل پر جاپانی ترجمہ قرآن مجید کے اس نظرثانی شدہ ایڈیشن میں جو بہتری پیدا کی گئی ہے اس کی اجمالی تفصیل درج ذیل ہے۔

### ٹائٹل

پرانے ایڈیشن میں بغیر حاشیہ کے سادہ ٹائٹل پر عربی زبان میں قرآن مجید اور اس کے ساتھ جاپانی زبان میں قرآن مجید مع جاپانی ترجمہ کے الفاظ درج تھے۔ نئے ایڈیشن میں حضور انور کی منظوری سے بیرونی ٹائٹل کو خوبصورت حاشیہ سے مزیّن کیا گیا ہے۔ اور عربی زبان میں قرآن مجید کا نام درج کرکے، اس کے نیچے جاپانی اور انگریزی دونوں زبانوں میں ''قرآن مجید، عربی ٹیکسٹ مع جاپانی ترجمہ وتفسیری نوٹس'' کے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔

اسی طرح اندرونی ٹائٹل کی عبارت کو بھی بیرونی ٹائٹل کی عبارت سے یکساں کرنے کے علاوہ اس کے نیچے درج کیا گیا ہے کہ:

''امام جماعت احمدیہ مسلمہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی سرپرستی میں شائع کیا گیا''۔

نیز اس کے نیچے سن اشاعت 2016ء اور پبلشر کا نام ''اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز'' درج کیا گیا ہے۔

### مسودہ قرآن مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق گزشتہ جاپانی ترجمہ کی ہر آیت اور فُٹ نوٹ کی بغور نظرثانی کرکے جاپانی ترجمہ کو عربی متن کے مطابق کیا گیا۔ ترجمہ میں درستی یا بہتری لانے کے لیے 4500 سے زائد آیات کے ترجمہ میں تبدیلی کی گئی۔ نیز پرانے ایڈیشن میں مختصر یا حذف کیے گئے 1200 سے زائد فُٹ نوٹس کا نیا ترجمہ کرکے نئے ایڈیشن میں شامل کیے گئے۔ اسی طرح سورتوں کا تعارف ایڈیشن اوّل میں شامل نہ کیا گیا تھا۔ تمام سورتوں کے تعارف کا نیا ترجمہ کرکے نئے ایڈیشن میں شامل کیا گیا۔ علاوہ ازیں پرانے ایڈیشن میں Cross References شامل نہ کیے گئے تھے۔ نئے ایڈیشن میں One Volume Commentary کے مطابق تمام Cross References کا اندراج کرکے شامل طباعت کیا گیا ہے۔

### ملحقات

فہرست کتب حوالہ جات، فہرست عربی الفاظ و محاورات، دعائے ختم القرآن اور تفصیل علامات وقف کا جاپانی ترجمہ پرانے ایڈیشن میں شامل نہ تھا۔ ان تمام فہرستوں کا نیا ترجمہ کرکے نئے ایڈیشن میں شامل کیا گیا ہے۔ نیز پرانے ایڈیشن میں انڈیکس مضامین کو انگریزی ترجمہ One Volume Commentary کے مطابق ہر ایک کا الگ الگ صفحہ نمبر درج کرکے شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح خاکسار (چوہدری حمید اللہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید) کی طرف سے نئے ایڈیشن کا پیش لفظ تحریر کرکے، اس کا جاپانی ترجمہ بھی شامل طباعت کیا گیا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے 1025 صفحات کے مقابل پر نیا ایڈیشن 801 صفحات کے اضافہ کے ساتھ 1826 صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور راہنمائی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپانی ترجمہ قرآنِ مجید کا یہ نظرثانی شدہ ایڈیشن آسان فہم اور عربی متن کے قریب ترین جاپانی ترجمہ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کام کرنے والے تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان مساعی کو اہلِ جاپان کے لیے ہدایت و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

••••••

## بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 20

پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 49 فیملیز کے 195 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی تیس مختلف جماعتوں سے بیت السبوح پہنچی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ میونخ سے آنے والے 410 کلومیٹر اور Schleswig کے علاقہ سے آنے والے 620 کلومیٹر کا طویل سفر طے کرکے آئے تھے۔

جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ پاکستان، رشیا، UAE اور آسٹریلیا سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ علاوہ ازیں 16 مرد حضرات اور 9 خواتین نے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

### تقریب آمین

بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

(بچے) خاقان احمد ملک، فیضان بشیر ناصر، دانیال احمد ناصر، سدید احسن بھٹی، مفیض احمد منیب، فہد احمد باسط، فہد عمران، حمزہ قادر، طلحہ وقار۔

(بچیاں) فاتحہ احمد، امۃ السبوح، امۃ العلیم، عدیلہ طاہر، شاء تبسم، منیفہ حلیم بھٹی، جاذبیہ ندرت، آصفہ جاوید، صوفیہ عروش احمد، مدیحہ احسن، نبیحہ جاوید، نورم خان، عطیۃ القیوم، بسمعہ ظفر، عطیۃ الودود۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

..................................

### مسجد بیت الصمد گیزن (Giessen) کے افتتاح کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں وسیع پیمانہ پر کوریج

مسجد بیت الصمد گیزن (Giessen) کے افتتاح کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔ درج ذیل میڈیا نے کوریج دی:

1- ZDF (Drehscheibe) نیشنل ٹی وی چینل

2- HR Hessenschau ٹی وی چینل

3- اخبار Giessener Allgemeine Zeitung

4- اخبار Giessener Anzeiger

❁ ......ZDF TV نے 22 اگست کو قریباً ساڑھے تین منٹ کی رپورٹ نشر کی۔

عزت مآب خلیفہ لندن سے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ یہ دن احمدیوں کے لئے ایک خاص دن ہے۔ خلیفہ وقت نے نماز پڑھائی۔ جماعت احمدیہ بہت سے ممالک میں ظلم کا شکار ہے کیونکہ بانی جماعت احمدیہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ وقت نے ایک پودا بھی لگایا۔

خلیفہ نے مسلمان دہشتگردوں کے متعلق مؤقف دیتے ہوئے کہا کہ ہم بھی مسلمان انتہاپسندوں کے خلاف ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کر رہے۔

احمدیہ جماعت سختی سے مردوں اور عورتوں میں علیحدگی کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ عورتوں کا رول انٹی گریشن کا مرکزی نکتہ نہیں ہے بلکہ اصل intigration یہ ہے کہ تم اپنے ملک سے محبت کرو اور اس کے قوانین پر عمل پیرا ہو۔ مردوں اور عورتوں میں ہماری جماعت میں علیحدگی پر عمل کیا جاتا ہے لیکن سائنسدان، ڈاکٹر، تجارت وغیرہ کاموں میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔

..................................

❁ ......Hessenschau TV میں 21 اگست کی خبروں میں قریباً 35 سیکنڈ کی خبر نشر ہوئی:

Giessen میں احمدیہ مسلم جماعت کی یہ پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ یہ مینار اور گنبد والی مسجد ہے۔ افتتاح کے لئے لندن سے خلیفہ تشریف لائے۔ سات لاکھ یورو کی لاگت صرف جماعت کے احباب کے چندہ سے حاصل کی گئی ہے۔

..................................

❁ ......اخبار Giessener Anzeiger نے اپنی 22 اگست کی اشاعت میں لکھا:

خلیفہ نے Giessen کے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی تعمیر کو سپورٹ کیا۔ ہمسایوں کے حقوق ان کے لئے اہم ہیں۔ انہوں نے تعمیر کے دوران ہونے والے شور پر معذرت کی اور بتایا کہ اِدھر مسلم جماعت کا مقصد جنگ و جدال کی بجائے محبت اور ہم آہنگی پھیلانا ہے۔ ان کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔ Integration بہت اہم ہے۔ مردوں اور عورتوں میں برابری بھی۔ مسلمان عورتوں نے تقریب ایک علیحدہ کمرہ میں دیکھی۔ اسلام میں مختلف احکام ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کچھ دیر پہلے خاتون لارڈ میئر کے ساتھ درخت کو پانی دیا۔ یہ Integration کا ایک نشان تھا۔

..................................

❁ ......اخبار Giessener Allgemeine نے اپنی 22 اگست کی اشاعت میں لکھا:

خلیفۃ المسیح لندن میں رہتے ہیں اور مسجد کے افتتاح کے لئے Giessen تشریف لائے ہیں۔ ZDF کے چند سوالات کے جواب اور ایک درخت کو پانی دینے کے بعد پروگرام کے لئے ہال میں تشریف لے گئے جہاں 500 مہمان ان کا انتظار کر رہے تھے۔ انتظامی لحاظ سے بہت کوشش کی گئی تھی جس میں سیکیورٹی کے انتظام سے لے کر ترجمہ کی سہولت اور ہر مہمان کے لئے تحفہ شامل تھے۔ مسجد کی تعمیر کبھی بڑی حیرت انگیز تیزی سے ہوئی۔ ایک سال میں ہی Giessen کی پہلی میناروں والی مسجد اب تیار ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خلیفہ نے بتایا کہ جماعت پہلے سے بھی زیادہ شہر کے معاشرہ کی توجہ کے مرکز میں آگئی ہے۔ خلیفہ نے اس بات پر زور دیا کہ احمدیہ جماعت میں عورتیں کوئی کم کردار ادا نہیں کرتیں۔ مردوں اور عورتوں میں علیحدگی ایک مذہبی طریق ہے لیکن Integration کے مخالف نہیں۔ ہماری جماعت میں عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ خلیفہ نے کہا۔ انہوں نے انتہاپسندوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک حقیقی مسلمان کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ امن کے لئے کام کرے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

..................................

❁ ......اس الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسجد کے افتتاح کی خبر 16 لاکھ 52 ہزار افراد تک پہنچی۔

(باقی آئندہ)

## جاپانی ترجمہ قرآن مجید ایڈیشن دوم (نظر ثانی شدہ) کی تیاری وطباعت

(چوہدری حمید اللہ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

قرآن مجید کا جاپانی ترجمہ مع فٹ نوٹس ایڈیشن اوّل دسمبر 1988ء میں اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جاپانی ترجمہ کی بنیاد One Volume Commentary پر تھی، تاہم اس ایڈیشن میں بعض فُٹ نوٹس کی تلخیص کردی گئی تھی اور بعض کو حذف کردیا گیا تھا۔ جاپانی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا سوال ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

☆ One Volume Commentary کے سب کے سب فُٹ نوٹس کا ترجمہ شامل کیا جائے۔ کسی فُٹ نوٹ کی تلخیص نہ کی جائے۔ کسی فُٹ نوٹ کو حذف نہ کیا جائے۔

☆ One Volume Commentary کے مطابق سورتوں کا تعارف شامل کیا جائے۔

☆ Books of reference اور Arabic words and Expressions کی فہرستیں شامل کی جائیں۔

☆ One Volume Commentary کی طرز پر Cross references شامل کیے جائیں۔

نئے جاپانی ترجمہ اور ایڈیشن اوّل پر نظر ثانی کا کام حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق، خاکسار (چوہدری حمید اللہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ) کی نگرانی میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کے سپرد کیا گیا۔ مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے اس کام کے سلسلہ میں نہایت اخلاص، قربانی اور محنت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اواخر 2009ء سے اوائل 2014ء تک تین بار پاکستان آکر کئی ماہ قیام کیا۔ اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اس تمام عرصہ میں پاکستان اور جاپان میں مستقلاً ان کے ساتھ شامل کار رہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق، ایڈیشن اوّل کے تمام مسودہ کے ترجمہ کا جائزہ لے کر ایڈیشن اوّل میں مختصر یا محذوف کیے گئے فُٹ نوٹس، سورتوں کے تعارف، ترجمہ میں مستعمل عربی الفاظ و محاورہ جات یا حوالہ جات کتب و رسائل کی فہرستوں کا نیا ترجمہ مکمل کیا۔

ترجمہ کے کام کے دوران دسمبر 2011ء میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کی لندن میں حضور انور سے ملاقات اور تکمیل پانے والے کام کی رپورٹ پیش کرنے پر حضور نے جاپانی ترجمہ قرآن مجید ایڈیشن اوّل کے بعض حصوں کی جائزہ رپورٹ دریافت کرکے ہدایت فرمائی کہ:۔

''مکمل قرآن مجید کے ترجمہ اور فُٹ نوٹس کی مکمل نظر ثانی کریں۔ ہر آیت کو دیکھیں۔ اور فٹ نوٹس کی بھی مکمل دہرائی کریں تا کہ کسی جگہ ترجمہ میں کوئی ابہام نہ رہے۔''

اسی طرح قرآن مجید کے جاپانی ترجمہ ایڈیشن اوّل میں مستعمل مشکل کلاسیکل جاپانی زبان کے مقابل پر ہدایت فرمائی کہ:۔

''فُٹ نوٹس کو ماڈرن جاپانی زبان میں رکھیں تا کہ سمجھ آنے میں آسانی رہے۔ تاہم اس کی غلطیاں وغیرہ اچھی طرح دیکھ کر درست کرلیں''

ترجمہ اور نظر ثانی کے اس اہم کام میں جاپان میں اہل زبان جاپانی احمدی احباب کی 19 رکنی ٹیم نے بھی ترجمہ میں معاونت کرنے، ریسرچ یا ٹائپنگ کرنے اور پروف ریڈنگ کرنے کے ذریعہ اس خدمت میں اخلاص کے ساتھ تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ معاون ٹیم کے افراد کے اسماء دعا کی غرض سے درج ذیل ہیں۔

مکرم سعید موراماتسو منابو صاحب ٹوکیو، مکرم اکبر سیکی گوچی ہیروشی صاحب ٹوکیو، محترمہ کاتسکو پروین اہلیہ مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ٹوکیو، محترمہ سیدہ امۃ الباری بنت مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب ٹوکیو، محترمہ سونوی طٰہٰ اہلیہ مکرم شاہد اقبال صاحب ٹوکیو، محترمہ شِتایا سونیا اہلیہ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ٹوکیو (حال لندن)، محترمہ شنو بو اہلیہ مکرم خواجہ وسیم احمد صاحب ٹوکیو، محترمہ سیدہ فاطمہ بتول بنت مکرم سید سجاد احمد صاحب ناگویا (حال لندن)، محترمہ سعدیہ ملک بنت مکرم ملک رفیع احمد صاحب ٹوکیو (حال آسٹریلیا)، محترمہ فریحہ فیضی بنت مکرم ملک منیر احمد صاحب ٹوکیو، مکرم سید ابراہیم احمد ابن مکرم سید سجاد احمد صاحب ناگویا، مکرم محمد طاہر ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب ناگویا، مکرم معظم احمد بیگ ابن مکرم حامد احمد بیگ صاحب ناگویا، مکرم محمد ظفر اللہ نوحا ابن مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ٹوکیو، مکرم محمد محی ابن مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ٹوکیو، مکرم محمد ناصر ندیم بٹ صاحب ٹوکیو، مکرم نادر سہیل ابن مکرم سہیل احمد بٹ صاحب ٹوکیو، مکرم ملک بشارت احمد مرحوم ابن مکرم ملک رفیع احمد صاحب ٹوکیو، مکرم عمر احمد ڈار ابن مکرم محمد ظفر اللہ ڈار صاحب ناگویا۔

علاوہ ازیں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ جاپان بھی جاپان میں انتظامی امور میں تعاون کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

نظر ثانی کے کام کی تکمیل کے بعد نومبر 2013ء میں

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

| | | |
|---|---|---|
| Amaria Saman Amin | New Malden | 3A*s at A Level and 1A* at EPQ |
| Saira Safeer | Battersea | 3A*s and 1 A* at AS Level |

## Female Degree Recommended

| Name | Jama'at | Qualification |
|---|---|---|
| Naila Ahmad | Slough | Bachelor of Science with Honours 1st class degree in Business information technology, Kingston University. Top 2 in Cohort |
| Komal Nawaz | Tolworth | Bachelor of Science with Honours, 1st class degree in Biomedical Sciences, Queen Mary University of London |
| Mliha Naseer | Merton Park | Bachelor of Science with Honours, 1st class degree in Biomedical Sciences, Queen Mary University of London |
| Noor-E-Sehar Sajjad | Glasgow | Bachelor of Arts with Honours 1st class degree in Textile Design, Glasgow School of Arts, Top 2 in cohort |
| Maimoona Tahir | Manchester East | Bachelor of Arts with Honours 1st class degree in Linguistics, University of Manchester |
| Shazia Rashid Ahmad | Epsom/Ewell | Bachelor of Arts with Honours 1st class degree in German and Management, University of London, Top in Cohort. |
| Sidrah Abdul | Selsdon | Bachelor of Science with Honours 1st class degree in Psychology, Queen Mary University of London |
| Nadia Zainab Bajwah | New Malden | Bachelor of Arts in ArtDesign, First Class Honours, ranked top in cohort, Kingston University |
| Ramsha Tahir | Mitcham | Bachelor of science with Honours 1st class degree in Optometry, City University London.Top in cohort. |
| Tahira Bushra Majoka | Tooting Bec | Bachelor of science with Honours 1st class degree in Biomedical Science, with distinguished achievement Kingston University |
| Sarah Rashid | Hayes, Middlesex | Master of Philosophy in Biomedical Materials, Queen Mary University of London |
| Maria Rabbani | Hounslow South | Master of science with Distinction in Environmental Archaeology, University of Reading.Top in Cohort. |
| Sunbal Naureen Bhatti | Slough | Master of science with Distinction in Biological Molecular Sciences by Research, University of London. Top in Cohort. |
| Nabigha Tahir Bajwa | Mosque West | Master of science with Distinction in Cancer Biology, Kingston University.Top 2 in Cohort |
| Uzma Kanwal Khan | Balham | Master of science with Distinction in Preventive Cardiology, Imperial College London |

# جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

## قسط نمبر2

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔اس اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرمہ ہبۃ الرحمٰن الجابی صاحبہ نے سورۃ الحدید کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت کی۔ ان آیات کا ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مکرمہ عائشہ خان صاحبہ نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد محترمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ”حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی۔ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی“ سے بعض منتخب اشعار پڑھے۔

### تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے تعلیمی میدان میں مختلف اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء باری باری پکارے۔ ان طالبات کا تعلق یو کے اور اس کے علاوہ دیگر کئی مما لک سے بھی تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت صاحبزادی سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔جن طالبات نے اسناد اور میڈلز حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے اسماء موصولہ از سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یو کے درج ذیل ہیں:

..........................

## Female GCSE Recommended

| Name | Jama'at | Qualification |
|---|---|---|
| Rubab Sajid | Carshalton | 7A* and 3 As |
| Wadiah Mirza | Hayes | 8A* and 2As |
| Amtul Noor | Thornton Heath | 5A* and 8As at GCSE Level |
| Hina Naeem | Manchester West | 6 A* and 5 As at GCSE Level |
| Zohra Irfan | Liverpool | 8A* and 2As at GCSE Level |
| Aliza Maham Butt | Carshalton | 7A* and 4 As at GCSE Level |
| Madeeha Ahmed | Birmingham North | 7A* and 4 As at GCSE Level |
| Simra Abid | Cheam | 7 A* and 6 As at GCSE Level |
| Sofia Ahmad | Roehampton | 5 A* and 6 As at GCSE Level |
| Tayyiba Nasir | Clapham | 5 A* and 7 As at GCSE Level |
| Muneeza Zafar | Swansea | 6A*s and 5 A's at GCSE Level |
| Meeral Saqib Jahangiri | Cheam | 6A* and 4 A at GCSE Level |
| Unaizah Ahmad | Inner Park | 6A*, 4 A's at GCSE Level |
| Natasha Bhatti | Gillingham | 9A* and 3 A's at GCSE Level |
| Razna Ahmed | Tooting | 7 A* and 3 A's at GCSE Level |
| Zoumaa Ahmad Jamal | Morden | 9A* in Secondary School Certificate from Spain |
| Sidra Khullat Ahmad | Islamabad | 5A*s and 8 A's at GCSE Level |
| Daniya Khalid | Glasgow | Scottish qualification, 6A's and 2 B's. |
| Sana Rehman | Bromley and Lewisham | 11 A* and 2As at GCSE Level |
| Noama Ayeesha Rana Chaudhry | Birmingham West | 9 A*s and 2 As at GCSE Level |

## Female A Level Recommended

| Name | Jama'at | Qualification |
|---|---|---|
| Durreshahwar Hashmi | Wandsworth | 2 A* and 1 A |
| Mahira Ilyas | Southall | 3 A* and 1 A |
| Maryam Latif | Scunthorpe | 2A*s and 1A |
| Maria Sana Ahmad | Greenford | 3A*s at A |
| Maryam Sara Rehman Butt | Cheam South | 3A*s and 1 A |
| Meeral Mashood | Leamington Spa | 3A* |
| Nadia Munahil Khan Ghauri | Bournemouth | 4A*s |

| | | |
|---|---|---|
| Maryam Nasir Sheikh | Canada | Fellowship Royal College of Physicians Canada |
| Nur Afidah | Singapore | PHD(Doctor of Philosophy) National University of Singapore. |
| Atiyatul Wadud | Malaysia | M.Sc.(Marin Science) with Distinction, National University of Malaysia. |
| Hania Ahmad | Oman | B.Sc. 1st Class(CGPA-3.88)–Mazoom College(University College) Oman |
| Naureen Niaz<br>C/O Khola Hafeez | Bahrain | Higher Secondary School Certificate HSSC Grade A |
| Ambreen Naeem | Bahrain | Higher Secondary School Certificate HSSC Grade A1 |
| Atiqa Naeem | Bahrain | Bachelors in Mathematics, with Minor in Physics, University of Bahrain |
| Durr-e-Sameen Aisha Ahmad Khan | Pakistan | 3A's at A level |
| Immama Tul Bara<br>B/O Nusrat Jehan (Aunt) | Pakistan | 5A*s and 5As at A Level |
| Farah Deeba<br>B/O Maryam Farrukh (sister in law) | Pakistan | Bachelor of science in Computer Science,<br>Qaid-e-Awam University of Engineering Science Technology, Nawab Shah, 2nd position |
| Fouzia Nasir | Pakistan | BSc City and Regional Planning, University of EngineerTechnology, 1st position |
| Basla Fazl<br>B/O Rubina Iftikhar (Aunt) | Pakistan | BS Physiology, Virtual University,1st position |
| Rafia Rahman | Pakistan | Bachelor of science in Chemistry, GC University, 1st position |
| Sahar Ahmed | Pakistan | Master of Law with Distinction, LLM, SOAS University of London. Top in Cohort |
| Hina Nusrat<br>C/O Hamida Lubna (Sister) | Pakistan | Mphil Mathematics, Qaid E Azam University Islamabad |
| Aadilah Russul | Mauritius | A-Level(2A*+3A)<br>Cambridge University |
| Misbah Kawthar Soodhun | Mauritius | Grade aggregate 6 A*s and 2As Joint examination school certificate, Queen Elizabeth College(Cambridge) |

| | | |
|---|---|---|
| Nabeela Zafar Qamer | North London | Master of Science with Distinction in Clinical Drug Development, Queen Mary University of London |
| Naila Sanuber Mannan | Carshalton | Master of Science in Genes, Drug and Stem Cells–Novel Therapies, with Distinction, Imperial College London |
| Dr. Maria Qureshi | West Croydon | Doctor in Clinical Psychology, University College London |
| Dr. Maaria Ginai | Gillingham | Doctor of Philosophy, Loughborough University |

## Female International Recommended

| Name | Jama'at | Qualification |
|---|---|---|
| Rizwana Tahir | west Africa (Guinee-Conakry) | O LevelTop Student in West Africa |
| Aisha Sultana Begum Aullybux<br>B/O Mrs Farida Taeujoo | Mauritius | Grade aggregate 6 A*s and 2As Joint examination school certificate<br>Queen Elizabeth College (Cambridge) |
| Pakizah Nessah Varsally | Mauritius | Bachelor of science with Honours 1st class degree in Web and Multimedia Development, University of Mauritius |
| Farya Mubarik | Netherland | Bachelor of science with Honours 1st class degree in Nutrition, University of Surrey |
| Amtul Hafeez Kashmala Butt | Netherland | Masters in Neuropsychology, Utrecht University |
| Gita Mahdiah | Indonesia | Bachelor Degree of Industrial Engineering. Diponegoro University |
| R.Novie Nayyarah Nur | Indonesia | Master of Business Management with distinction. Bogor Agricultural University |
| Hadeeqa Muqaddas Butt | Norway | Videregabde(College;3 years after High School) From Jessheim 1st class-96% |
| Safia Sahar Qaisrani | Norway | Videregabde(College;3 years after High School) From Oslo 1st class-93% |
| Manahal Yaqoob | Norway | Videregabde(College;3 years after High School) From Oslo 1st class-93% |
| Farva Mubashir | Norway | Videregabde(College;3 years after High School)From Lorenskog 1st class-86% |
| Sadaf Samin Dar | Norway | Videregabde(College;3 years after High School) From Oslo 1st class-99% |
| Mehek Ahmed | Norway | Videregabde(College;3 years after High School)From Lillestrom. 1st class-98% |
| Warda Rahman<br>C/O Mubashira Firdous(Mother) | Sierra Leone | B.Sc. First Class, Business Information Technology NJALA University |
| Neila Anwar | Canada | Grade 12 97% |
| Manohar Chaudhry | Canada | Grade 12 –94.2% |
| Afreen Ahmad | Canada | Grade 12 93.2% |
| Maha Sami | Canada | Bachelor of Medical Physics (89.56)University of Windsor |
| Zujajatul Noor | Canada | B.Sc.(Hons)Public Health Nutrition(95%)Sheikh Zayed University UAE |
| Kashifa Tariq | Canada | Bachelor of Education J/I History, York University |

… … … … … … … … … … … … … …

تقسیم اسناد و میڈلز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا** کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو مرد بھی اور عورت بھی دونوں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اپنے ہر عمل پر نظر رکھنی ہے اور ہمیشہ اپنے کل اور مستقبل کی فکر رکھنی ہے جس میں دنیاوی خواہشات کی فکر نہ ہو بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر ہو۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
اسلام نے عورت پر نئی نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اگر ایک کے بعد دوسری نسل کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ عورت ہے۔ اگر عورت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ سمجھے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرے تو پھر نسلوں کی تربیت کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
ماں کے قدموں کے نیچے جنت اس لئے ہے کہ ماں کی تربیت سے ایک بچہ اچھا شہری بنتا ہے۔ ایک بچہ قوم کا سرمایہ بنتا ہے۔ ایک بچہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنتا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت میں بھی برکت اسی وقت پڑتی ہے جب اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں اور ماؤں کی دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر بچوں میں بھی دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ پس صرف تربیت ظاہری تربیت نہیں بلکہ ایک ماں کا دعاؤں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بیشک باپوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور روحانیت اور عبادت میں ان کے معیار اعلیٰ ترین ہونے چاہئیں اور ایک عمر کے بعد لڑکے خاص طور پر باپوں کو دیکھتے ہیں لیکن بیشمار خط بچوں کے مجھے آتے ہیں کہ ماں کی نیک تربیت اور اس کے نیک عمل کا ہمارے پہ اثر ہے اور باپ ہمارا خیال نہیں رکھتا یا ماں کا خیال نہیں رکھتا۔ اس کی شکایتیں بچے کرتے ہیں اور اس وجہ سے بعض بچے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں ماؤں کی دعائیں بگڑنے سے بچالیتی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

مائیں اگر پکّا اور مصمّم ارادہ کرلیں کہ ہم نے اپنی نسلوں کو بگڑنے سے بچانا ہے تو نامساعد حالات کے باوجود، باپوں کے اور خاوندوں کے تعاون نہ ہونے کے باوجود، مردوں کے ظالمانہ اور غلط رویّوں کے باوجود بچے دین پر قائم ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غیر مسلم پریس کی طرف سے اٹھائے گئے اس اعتراض کا جواب بھی دیا کہ مسجدوں میں عورت امام کیوں نہیں بن سکتی اور یہ کہ کیا کبھی ایسا وقت آئے گا کہ مرد عورتیں ایک ہی جگہ مسجد میں اکٹھے نماز پڑھیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات ہی ہمیشہ رہنے والی اور ہر سُقم سے پاک ہے اور ہر غلطی سے پاک ہے۔ دنیا والوں کے بنائے ہوئے قواعد اور قانون کبھی غلطیوں اور خامیوں سے پاک نہیں ہوسکتے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے اب خود ہی اس بات کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر عورت اور مرد کی علیحدگی ہی بہتر ہے۔ اب بعض جگہ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ تنظیم کی باتیں ہونے لگ گئی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

جہاں ماؤں کو اپنی عبادتوں اپنے اخلاق اپنے حیادار لباس کے نمونے اپنے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اپنی کل کو بچاسکیں وہاں میں مردوں کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس پر قائم ہوں اور خاص طور پر جو مرد اور عورت عہدیدار ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنے نمونے اپنے بچوں کے لئے دکھائیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آجکل برقعوں کے بھی عجیب عجیب رواج ہو گئے ہیں جس سے لباس کی زینت نظر آرہی ہوتی ہے۔ بعض برقعے تنگ ہیں۔ ایسے حیادار برقعے ڈیزائن کرو جس سے پردہ بھی ہو جائے اور تمہاری سہولت بھی قائم رہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اپنی نمائش کر کے دنیا کی دوڑ میں شامل ہونے کی بجائے دین کی دوڑ میں شامل ہوں۔ اپنے اور اپنے بچوں کی کل کو سنواریں۔ اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اگلی دنیا کو بھی جنت بنائیں۔

(اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

..............................

## ہفتہ کے روز بعد دوپہر تقاریر مہمانانِ کرام

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس سے قبل جلسہ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں نے تعارفی تقاریر کیں۔ اس تقریب کا آغاز ساڑھے تین بجے کے قریب ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم راشد خطاب صاحب آف کبابیر نے سورۃ النصر پڑھ کر حاصل کی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے تقاریر کیں یا ان کے ویڈیو پیغامات دکھائے گئے۔

جن مہمانوں نے تقاریر کیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے :

| Position | Category | Name |
|---|---|---|
| Mayor London Borough of Merton | Mayor | Councillor Marsie Skeete |
| Former Minister, Sierra Leone | Former Minister | Dr Haja Zainab Hawa Bangura |
| Delegate of the President of Haiti | Delegate | Joseph Duplan |
| Poet and Rastafarian Leader, Jamaica | Poet and Rastafarian Leader | Allan Roy Hope |
| Dutch Politician | Politician | Arnoud van Doorn |
| MP, Croatia | MP | Domagoj Haji Okovitch |
| Mayor of Waverley | Mayor | Councillor Simon Inchbald |
| Mayor of Runnymede Borough Council | Mayor | Councillor Ifitikhar Chaudhri |
| Member of Parliament, UK | MP | Kate Green MP |
| Chair of the APPG for Religious Freedom | MP | Jim Shannon MP |

علاوہ ازیں سابق سیکرٹری آف اسٹیٹ Rt.Hon Sir Edward Davey MP، Rt. Hon Emily Thornberry MP اور برطانوی پارلیمنٹ کے اپوزیشن لیڈر اور لیبر پارٹی کے سربراہ Rt.Hon Jeremy Corbyn MP کے ویڈیو پیغامات سنوائے گئے۔

## جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس
## (اتوار 29 رجولائی 2017ء بعد دوپہر)

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد 4 بجکر 18 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے پر حضور کی بابرکت صدارت میں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ کی سعادت مکرم حافظ فضل ربّی صاحب نے پائی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 08 تا 15 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

میں سے بعض منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے۔

## جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس سے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4 بجکر 39 منٹ پر اسٹیج پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

آج کے دن اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے، جماعت احمدیہ پر جو اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس میں سے جو میرے پاس رپورٹس ہیں مختصراً کچھ پیش کروں گا۔ چنانچہ حضور انور نے جماعتی مساعی اور اللہ تعالیٰ کے افضال کا اور اس کی نصرت و تائید کے واقعات کا ذکر فرمایا۔ حضور انور کا یہ نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب شام 6 بج کر 15 منٹ تک جاری رہا۔ حضور انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

...................(باقی آئندہ)

# نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

(کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

السّلام ! اے ہادئ راہِ ہدیٰ جانِ جہاں
والصّلوٰۃ ! اے خیر مطلق اے شہِ کون و مکاں

تیرے ملنے سے ملا ہم کو وہ ’’مقصودِ حیات‘‘
تجھ کو پا کر ہم نے پایا ’’کامِ دل‘‘ آرامِ جاں

آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہِ وصلِ حبیب
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یارِ بے نشاں

ہے کشادہ آپ کا بابِ سخا سب کے لئے
زیرِ احساں کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن پیر و جواں

تشنہ روحیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے
علم و عرفانِ خداوندی کے بحرِ بیکراں!

ایک ہی زینہ ہے اب بامِ مرادِ وصل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دل ستاں

تو وہ آئینہ ہے جس نے منہ دکھایا یار کا
جسمِ خاکی کو عطا کی روح اے جانِ جہاں!

تا قیامت جو رہے تازہ تری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیبِ جاوداں

ہے یہی ماہِ مبیں جس پر زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں بادِ خزاں

’’کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں‘‘
خوب فرمایا یہ نکتہ مہدئ آخر زماں

یہ دعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیار ہو
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگِ آستاں


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*
*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*
*Free management Service*
*Guaranteed vacant possession*

**175 Merton Road London SW18 5EF**
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# اُجڑے گھر بسائیں

مقصود احمد علوی، جرمنی

اسلام میں نکاح کو بعض معاشرتی خصوصیات کی وجہ سے شرعی اور دینی تقدس حاصل ہے لیکن اصلاً چونکہ یہ ایک عمرانی (معاشرتی) معاہدہ ہے اور فریقین کی یکساں رضامندی سے عمل میں آتا ہے اس لئے اگر فریقین ذہنی یا جسمانی اذیّت کے باعث اِسے نبھا نہ سکتے ہوں اور اِس معاہدے کو ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں تو باوجود اِس کے دینی تقدس کے شریعت نے اِس معاہدۂ نکاح کو ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔ دوسری طرف آنحضرت ﷺ نے اِسے ختم کرنے کو ''ابغض الحلال'' کہا ہے۔ یعنی جائز امور میں سے ناپسندیدہ ترین۔ نکاح کا تعلق جب مرد کی طرف سے ختم کیا جائے تو اِسے طلاق اور جب عورت کی طرف سے ختم کرنے کا مطالبہ ہو تو اِسے خلع کہتے ہیں۔ خلع کی صورت میں ضروری ہے کہ عورت اپنا معاملہ قاضی کے سامنے پیش کرے اور اُس کی مدد سے علیحدگی لے۔

اسلامی تعلیمات میں اِس معاہدے کو ختم کرنے میں جلد بازی سے منع کیا گیا ہے۔ مختلف مواقع اور ذرائع سے کوشش کی جاتی ہے کہ نکاح حتی الامکان برقرار رہے اور صرف اُسی صورت میں یہ تعلق ختم ہو جب حقیقتاً اِس کے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آئے۔ اصلاحی تدابیر میں سے ایک تحکیم بھی ہے۔ یعنی طلاق یا خلع کی کارروائی کے دوران قضاء کے ذریعے رجوع یا صلح کی کوشش کی جاتی ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے خاندانوں میں سے ایک ایک صاحب فہم نمائندہ مقرر کیا جاتا ہے جو حالات کا جائزہ لے کر وجۂ فساد دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ناچاقی کی صورت میں ہر فریق خود کو حق بجانب سمجھتا اور دوسرے کو قصوروار گردانتا ہے۔ چونکہ عام طور پر اپنی غلطیاں انسان کو نظر نہیں آتیں اِس لئے حکم مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جب دونوں کی باتیں کوئی تیسرا شخص سنے گا تو ممکن ہے وہ دونوں کو اُن کی غلطیوں کا احساس دلائے اور اِس طرح مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے۔ اِس لئے تحکیم کے اِس پُرحکمت عمل سے بھی خلوصِ دل سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اِس مختصر مضمون کا مقصد یہ ہے کہ افرادِ جماعت کو طلاق، خلع اور رجوع یا دوبارہ نکاح کے مسائل کا علم ہو اور جہاں جہاں ٹوٹتے ہوئے گھروں کو بچانے کی کوششیں ہوتی ہیں یا طلاق اور خلع کی کارروائیوں کے دوران رجوع کے مواقع ہوتے ہیں اُن سے فائدہ اٹھایا جائے اور اگر طلاق یا خلع واقع ہو گئے ہیں تو یہ فقہی مسئلہ بھی اُن کے علم میں آجائے کہ فریقین کن صورتوں میں پھر سے نکاح کر کے اپنا آشیانہ دوبارہ آباد کر سکتے ہیں۔ اِس لئے ذیل میں اِن امور کی کسی قدر تفصیل بیان کی جاتی ہے:

طلاق کے تین درجے ہیں:

(1) طلاق رجعی

(2) طلاق بائن

(3) طلاق بتّہ

مرد کو شریعت نے طلاق کے تین اختیار دیئے ہیں۔ جس مرد نے طلاق کا فیصلہ کر لیا ہو اُس کے لئے اسلام کی تعلیم کے مطابق مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طُہر میں طلاق دے جس میں اس نے اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو۔ طلاق کی اطلاع بیوی کو ہونی ضروری ہے۔ طلاق نامہ جو بیوی کو دیا جائے اُس پر دو گواہوں کے نام، ایڈریس اور دستخط ہوں اور اُس کی ایک کاپی ریکارڈ کے لئے صدر قضاء بورڈ کو بھی بھجوا دی جائے۔ عورت کو اطلاع ہونے کے وقت سے عورت کی عدّت شروع ہو گی۔ اب اِس کے بعد عدّت (یعنی تین قروء یعنی تین حیض یا تین طُہر کا عرصہ۔ اور اگر عورت کو حیض نہ آتے ہوں تو تین ماہ کا عرصہ۔ اور اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل تک کا عرصہ عدّت کہلاتا ہے) گزرنے کے اندر اندر مرد رجوع کر سکتا ہے اور عورت کو حسبِ سابق اپنی بیوی کے طور پر رکھ سکتا ہے۔ ایسی طلاق کو جس میں رجوع کیا گیا ہو طلاق رجعی کہتے ہیں۔

(2)

اگر طلاق دینے کے بعد عدّت کا عرصہ گزر جائے اور رجوع نہ کیا جائے تو یہی طلاق، طلاقِ بائن ہو جائے گی۔ یعنی طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ عورت اب آزاد ہے، وہ جہاں چاہے اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے۔ **یاد رہے کہ ملکی قوانین کے مطابق اگر اُن کا نکاح حکومتی ادارے میں رجسٹرڈ ہے تو قضاء کی طرف سے کارروائی مکمل ہونے کے بعد عدالت سے علیحدگی تک وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔**

اب چاہے مرد نے طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر رجوع کیا یا رجوع نہیں کیا اور طلاق بائن ہو گئی اُس نے بیوی کو تین دفعہ طلاق دے سکنے کے اپنے اختیارات میں سے ایک حق استعمال کر لیا ہے۔ فقہ احمدیہ کی رُو سے اگر وہ مرد اور عورت چاہیں تو طلاق بائن واقع ہو جانے کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ بالکل یہی صورت خلع کی بھی ہے۔ اِس کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد بھی اگر وہ چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ اِس کے لئے ظاہر ہے قواعد کے مطابق نکاح فارمز پُر کئے جائیں گے۔

اگر کسی شخص نے طلاق بائن ہونے کے بعد اُسی عورت سے دوبارہ نکاح کر لیا ہے اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اُن میں پھر ناچاقی ہو جاتی ہے اور مرد پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے تو اِس صورت میں بھی پہلے کی طرح وہ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور اگر رجوع نہیں کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اِس دوسری طلاق واقع ہونے کے بعد بھی اگر وہ چاہیں تو پہلے کی طرح پھر نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ اُن کا تیسرا نکاح ہو گا اور وہ مرد اپنا طلاق کا حق دو دفعہ استعمال کر چکا ہو گا۔

**طلاق کے بعد عدت کے اندر رجوع یا طلاق واقع ہونے کے بعد نکاح کر سکنے کا اختیار صرف دو ہی دفعہ ہے۔**

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (البقرہ :230) یعنی ایسی طلاق (جس میں رجوع ہو سکے) دو دفعہ (ہو سکتی) ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر) رجوع سے مراد طلاق کے بعد عدت کے اندر طلاق واپس لے کر صلح کر لینا یا عدت گزرنے پر نئے نکاح کے ساتھ خانہ آبادی کر کے اُسے دوبارہ اپنی بیوی بنا لینا ہے۔

اب اگر اُس شخص نے اُسی عورت سے دوسری دفعہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا ہو (جو مذکورہ بالا صورت کے مطابق اُن کا تیسرا نکاح ہے) اور پھر اُن کی ناچاقی ہو گئی ہو تو اب اگر اُس نے اپنی بیوی کو تیسری بار طلاق دی تو پھر نہ تو تین ماہ کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ عرصہ گزرنے کے بعد اُس عورت سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اِس طلاق کو طلاقِ بتّہ کہتے ہیں۔ اگر وہ عورت کسی اور مرد سے شادی کرتی ہے اور اُسے وہاں سے بھی طلاق ہو جاتی ہے یا وہ خلع لے لیتی ہے تو اِس صورت میں البتہ پھر پہلا خاوند اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔

گھروں کو ٹوٹنے سے بچانے کے حوالے سے قرآنِ پاک میں فطرت کا ایک نہایت ہی اعلیٰ اصول بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِنۡ کَرِہۡتُمُوۡہُنَّ فَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡـًٔا وَّ یَجۡعَلَ اللّٰہُ فِیۡہِ خَیۡرًا کَثِیۡرًا۔ ترجمہ: اگر تم اُنہیں ناپسند کرو تو (یاد رکھو کہ یہ) بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اُس میں بہت (سا) بہتری (کا سامان) پیدا کر دے۔

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اُس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ (یعنی اگر اُس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر نظر رہنی چاہئے۔ (مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

(3)

یہ اصول صرف عورتوں کے ہی بارے میں نہیں بلکہ مردوں پر بھی اُسی طرح لاگو ہوتا ہے۔ ہر انسان میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ اِس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہر مرد اور عورت کی سو فی صد خواہشات کے مطابق ہی اُس کا جیون ساتھی ہو۔ خامیاں، کمزوریاں، بھول چوک لازمۂ بشریت ہیں۔ لہٰذا مرد اور عورت دونوں کو ہر حال میں فطرت کے اِس اصول پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کی کچھ باتوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر ہم یہ اصول اچھی طرح سمجھ لیں اور یہ احساس اپنے اندر زندہ رکھیں کہ اگر مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہیں تو اسے بھی ضرور میری بعض باتیں ناپسند ہوں گی تو ایک دوسرے کو برداشت کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

بہت سے ایسے معاملات سامنے آتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر جلد بازی میں علیحدگی کے فیصلے کئے گئے اور بعد میں جب مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ ایسی صورت میں یہ علم ہونا چاہئے کہ اوّل تو یہ قدم جلد بازی یا وقتی جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں اٹھانا چاہئے لیکن اگر غلطی ہو ہی گئی ہے اور بعد میں احساس ہوا ہے تو شریعتِ اسلامیہ نے اِس کا بھی حل رکھا ہے کہ طلاق بائن کے بعد ایسے میاں بیوی دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ پس اِس مسئلے سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اُجڑے ہوئے گھر کو دوبارہ بسا لینا چاہئے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر بیوگان کے نکاح کے بارے میں بھی مختصراً کچھ بیان کر دیا جائے۔ ایسی خواتین جن کے خاوند وفات پا جاتے ہیں اُن کے لئے اسلامی تعلیم کے مطابق احسن یہی ہے کہ وہ نکاح کر لیں۔ اِس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کہ وہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مَیں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اِس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ . جس عورت کو رسول اللہ (ﷺ) پیارا ہے اُس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 44-43)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے گھروں کو امن کا گہوارہ بنائے اور ہمیں اپنے جیون ساتھیوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو۔ آمین۔

## بقیہ: تقریر و تحریر میں مہارت از صفحہ نمبر 4

**ہوتی ہے کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔** یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ہماری جماعت کے علماء قادیان ہی میں نہیں باہر بھی ہیں۔ قادیان والے بھی تحریر میں سست ہیں۔ انہیں خصوصیت سے سستی کو دور کرنا چاہئے۔ پھر علماء سے مراد ظاہری علوم رکھنے والے ہی نہیں۔ بلکہ وہ بھی ہیں جو دینی علماء ہیں۔ اور خشیۃ اللہ رکھتے ہیں۔

...... اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضمون لکھتے ہیں۔ یا وہ چند طالب علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں اور مشق کر رہے ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی مشق سے اچھے لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں، خاموش ہیں۔

**میں نصیحت کرتا ہوں کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور دیکھے کہ کون سا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے اُسے کرنے دو اور اس کی جگہ نہ چھینو۔** اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے اور کوشش کرے کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو۔ جب وہ اس قابل ہو گا تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا۔

**لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں** بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے تو تمہارے دوست ایسا نہیں کریں گے بلکہ وہ شوق سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں سب ایسے نہیں کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے یا ہو سکتے ہیں کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے۔

اسی طرح **لیکچروں کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے۔** مگر میں دیکھتا ہوں وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں تبلیغ کرنے کی کوشش کریں تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام اصحاب کو کہتا ہوں کہ جو بول سکتے ہیں وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کر کے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہو گی۔

**ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہئے۔ جو شخص مشق کر کے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا وہ فتح کو قریب لائے گا۔** ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ مفید سامان اشاعت سے کام لے تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ اور دین حق کی صداقت روشن ہو اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔ اَللّٰھُم آمین۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء۔

خطبات محمود جلد 8۔ صفحہ 291 تا 299)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 مئی 2012ء میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی کے قلم سے اُن کے خاندان کے احمدیت کی آغوش میں آنے کا ایمان افروز تذکرہ شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ پاکستان میں جب ہمارا خاندان اکتوبر 1947ء کو لاہور پہنچا تو سنٹرل ماڈل ہائی سکول کے ایک استاد مکرم قمر دین صاحب کے مشورہ پر ہمارے بزرگوں نے شورکوٹ کا رُخ کیا جہاں قمر دین صاحب کے بھائی حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ رہتے تھے۔ حکیم صاحبؓ نے ہمارے خاندان کے آنے پر خوشی کا اظہار کیا اور ہر طرح سے مدد کی۔

حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ نے لمبا عرصہ بطور صدر جماعت شورکوٹ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا اصل وطن ملتان تھا۔ 26 جون 1934ء کے اخبار ’’الفضل‘‘ میں آپ کا نام بطور اعزازی انسپکٹر مال ’’برائے بستی وریام کملانہ‘‘ درج ہے۔ مکرم مولوی عبدالرحمان انور صاحب 9 نومبر 1933ء کو بطور مربی سلسلہ شورکوٹ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؓ سے روایت نوٹ کی:

’’نام حکیم محمد زاہد ولد بدرالدین۔ تاریخ بیعت 1904ء۔‘‘

حضرت حکیم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے پہلی دفعہ قادیان جانے پر وہاں ڈیڑھ ماہ قیام کیا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر پر جانے کا موقع بھی ملتا رہا۔ ایک دفعہ جب کہ گرمی کا موسم تھا اور بارش نہ ہوتی تھی لوگوں نے صلوٰۃ استسقاء کے لئے حضورؑ سے کہا۔ حضورؑ نے مان لیا۔ آخر دوپہر سے کچھ پہلے مرد حضرت صاحب کے ساتھ گئے اور ہم حضرت امّاں جان کے گروپ میں باغ میں گئے۔ باغ میں ایک حویلی تھی۔ باہر سے حضرت صاحب نے حویلی کے اندر حضرت امّاں جانؓ کے پاس کچھ ٹوکرے آم اور آڑو کے بھجوائے کہ بچوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت امّاں جانؓ نے ہم سب بچوں میں ان چیزوں کو تقسیم کیا۔

حضورؑ نے صلوٰۃ استسقاء باہر میدان میں پڑھائی۔ غالباً کافی دیر لگی۔ بالآخر حضرت امّاں جانؓ کے پاس حضورؑ کا رقعہ آیا کہ بچوں کو لے کر فوراً شہر چلے جائیں امید ہے سخت بارش ہوگی۔ چنانچہ ابھی ہم شہر پہنچے ہی تھے کہ سخت بارش شروع ہوگئی اور ہمارے کپڑے بھی بھیگ گئے۔

جب مَیں نے بیعت کی تو اس وقت مجلس میں میرے والد بدرالدین صاحب بھی موجود تھے۔ ہم دونوں بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے ساتھ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب بیعت کا موقعہ بنتا نظر آیا تو میرے والد بدرالدین صاحب نے اونچی آواز سے فرمایا کہ محمد عابد اور محمد زاہد تم دونوں بھی بیعت کرلو۔ اُن کے اس طرح آواز دینے پر حضرت مسیح موعودؑ ہنس پڑے۔ میرے والد صاحب نے عرض کی کہ اگر حضور فرماویں تو بچوں کے نام تبدیل کردوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ محمد ﷺ کے طفیل یہ عابد اور زاہد ہوجائیں گے۔

جب مَیں رخصت ہونے کی اجازت لینے کے لئے اندر گیا تو حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ میری آواز سن کر اُٹھ بیٹھے اور حضرت امّاں جانؓ سے فرمایا کہ ان کو روٹیاں دو، انہوں نے سفر پر جانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کچھ روٹیاں دیں۔ ہم ان روٹیوں کو لے کر ملتان آئے اور ان کو تبرکاً اپنے احباب میں تقسیم کیا۔

حضرت حکیم صاحبؓ مزید فرماتے ہیں کہ جب حضورؑ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو ہم بھی حضورؑ کے تیز چلنے کی وجہ سے ساتھ دوڑتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سیر کے دوران حضورؑ کی سوٹی پر کسی کا پاؤں آ گیا اور سوٹی زمین پر گر گئی۔ لیکن آپؑ نے اس وقت مُڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ کس کا پیر حضور کی سوٹی پر آ گیا ہے تاکہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔ بالآخر کسی دوسرے آدمی نے لپک کر حضورؑ کو سوٹی پکڑا دی۔

حضرت حکیم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے تربوز کھانا چاہا تو میرے والد صاحب نے فرمایا کہ تربوز کو نمک لگا کر کھاؤ کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ تربوز کو نمک کے ساتھ کھانا چاہئے۔

حضرت صاحب آخری ایام میں لاہور آئے تو ’پیغام بلڈنگ‘ میں حضور کا لیکچر ہوا۔ لیکچر کے بعد ایک شخص نے سوال پوچھا کہ مرغی کی گردن بلّی توڑ کر لے گئی وہ پھڑک رہی ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے، اُسے کس طرح ذبح کیا جائے؟ آپؑ نے فرمایا کہ جس مرغی کی گردن بلّی توڑ کر لے گئی ہے وہ زندہ تو نہ ہوگی اور پھر دو چار آنے کے واسطے ایمان میں خلل ڈالنے کی ضرورت ہی کیا ہے!۔

اُنہی دنوں کا واقعہ ہے کہ لاہور پیغام بلڈنگز میں چند ایرانی بیعت کے لئے آئے۔ ان کو بیعت کے لفظ فارسی میں کہلائے۔ چونکہ وہ اچھی طرح سمجھ نہ سکتے تھے حضرت صاحب کو بعض دفعہ الفاظِ بیعت دہرانے پڑتے تھے۔ بیچ میں بعض دفعہ مولوی محمد احسن امروہی صاحب بول پڑتے تھے۔ حضرت صاحب نے اُن کو فرمایا کہ جب ہم خود موجود ہیں تو آپ کو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔

حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ نے شورکوٹ میں بہت شاگرد بنائے۔ سارے علاقہ میں اثر و رسوخ بہت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہوئی تھی۔ بہت کم قیمت لے کر دوا دیتے تھے۔ مرکزی مہمان آتے تو اُن کی خوب مہمان نوازی کرتے۔ آپؓ کے والد صاحب نے گھر کے ساتھ ایک مسجد بنائی تھی لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد 1974ء کے مخدوش حالات میں وہ مسجد احمدیوں کے ہاتھ سے نکل گئی۔ آپؓ کے بیٹے حکیم محمود احمد صاحب کو 1974ء کے مخدوش حالات میں بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ نے ایمان سلامت رکھا۔ وہ آج کل اپنے گھر میں ہی مطب چلا رہے ہیں۔

حضرت حکیم محمد زاہد صاحبؓ کے ایک بھائی محترم فضل محمد صاحب بھی احمدی تھے۔ اُن کی شادی ہوئی تو حضرت حکیم صاحبؓ نے آدھا مکان اُن کو دیا۔

حضرت حکیم صاحبؓ کی پیدائش 1898ء کی ہے۔ 1948ء میں وصیت کی۔ 8/اگست 1971ء کو وفات پائی اور شورکوٹ شہر میں تدفین ہوئی۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں نصب ہے۔

...❁...❁...❁...

## مکرم چودھری بشیر احمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 مئی 2012ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب کے قلم سے مکرم چودھری بشیر احمد صاحب آف خوشاب کا ذکرِخیر شامل اشاعت ہے۔

مکرم چودھری بشیر احمد صاحب کا آبائی گاؤں بھابڑہ (ضلع گورداسپور) تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا کے بھائی محترم چودھری اللہ رکھا صاحب سفید پوش نمبردار کے ذریعہ آئی اور آپ کے والد محترم چودھری محمد بخش صاحب نے بھی اُن کے ساتھ ہی احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

مکرم چودھری بشیر احمد صاحب کے دادا مکرم چوہدری الہ دین صاحب تقسیم ہند سے قبل ہی وفات پا چکے تھے۔ لیکن دادی محترمہ سردار بی بی صاحبہ بہت ہی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ 1953ء کے فسادات کے دوران اُن کو اُن کے تینوں بچوں کے ساتھ جب گاؤں والوں نے نمبردار کی ڈیوڑھی پر بلا کر اُن کے عقیدہ کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے بڑی جرأت سے احمدیت کے متعلق تفصیلاً آگاہ کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے بچوں کی طرف میلی نظر سے بھی دیکھا تو خود سارے گاؤں سے نبٹوں گی۔ بعد میں اس خاندان نے خوشاب شہر میں سکونت اختیار کرلی۔

مکرم چودھری بشیر احمد صاحب نے میٹرک کرنے کے بعد اپنے بھائی کے ہمراہ غلّہ منڈی خوشاب میں کریانہ کی دکان کھول لی۔ جلد ہی اس کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت ڈالی۔ دونوں بھائی عام خلق اللہ کے ہمدرد بھی تھے اور بااخلاق اور مہمان نواز بھی بہت تھے۔ 1974ء میں اس اطلاع پر کہ قریبی گاؤں میں ایک احمدی کو گاؤں والوں نے مارا ہے تو چوہدری بشیر احمد صاحب نے چار خدّام ہمراہ لئے اور جاکر اُس احمدی کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری مختار احمد صاحب کی وفات 1983ء میں ہوئی۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد خوشاب کی جماعت پر نام نہاد جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ کلمہ لکھنے کے جرم میں بھی 20 احمدیوں کو مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوّث کیا گیا۔ ایک جھوٹے مقدمہ میں 16 جولائی 1991ء کو جن احمدیوں کو ایک سال سزائے قید بامشقّت دی گئی اُن میں چوہدری بشیر احمد صاحب کے علاوہ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری مال، مکرم عبدالغفار خاں صاحب سابق صدر جماعت شہر خوشاب اور مکرم مشتاق احمد صاحب بھی شامل تھے۔ ان سب نے شاہ پور جیل میں سزا کا عرصہ بہت ہی صبر سے اور دعاؤں سے گزارا اور باقی قیدیوں پر اچھا اثر چھوڑ کر آئے۔

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بہت ہی مخلص اور جہاں دیدہ شخص تھے۔ 1995ء میں جب مسجد احمدیہ خوشاب کی توسیع اور تزئین کا پروگرام بنا تو آپ نے ایک خطیر رقم بطور عطیہ دی۔ آپ بہت ہی معاملہ فہم، سنجیدہ، مخلص، ہمدرد، پرہیزگار، رازدار دوست اور پنچایت کا حق ادا کرنے والے انسان تھے۔ خوشاب کی مجلس عاملہ کے ہمیشہ اہم رکن رہے۔

1996ء میں مکرم چودھری بشیر احمد صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ اپنی بچی کی شادی کا سامان خریدنے فیصل آباد گئے تو راستہ ہی میں حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ایک بیٹے مکرم چوہدری محمد خلیل صاحب دفتر وقف جدید ربوہ میں ملازم ہیں جبکہ ایک بیٹی مکرم طاہر قیصر صاحب مربی سلسلہ بینن کی اہلیہ ہیں۔

...❁...❁...❁...

## سائبیریا ریلوے لائن

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26/اپریل 2012ء میں دنیا کی طویل ترین ریلوے لائن کا تعارف شامل اشاعت ہے جو سائبیریا (روس) کے یخ بستہ پہاڑوں میں پُرپیچ راستوں پر بچھائی گئی ہے۔ اس کے ذریعہ روزانہ ہزاروں مسافر اور لاکھوں ٹن تجارتی سامان ایک جگہ سے دوسرے مقام تک منتقل ہوتا ہے۔ یہ منصوبہ 1891ء میں پیش کیا گیا جبکہ 14 سال کے عرصہ میں 1905ء میں یہ منصوبہ مکمل ہوا۔ اس کے راستہ میں دریا، جھیلیں اور بلند و بالا پہاڑ آتے ہیں۔ اس ریلوے لائن کی رسائی ایشیا تک ہے۔ ابتداء میں اس پر صرف یکطرفہ ٹریک تیار کیا گیا تھا جسے بعد میں دوطرفہ کردیا گیا۔ اس ریلوے لائن کو بچھانے کیلئے بڑی تعداد میں جنگی قیدیوں سے جبری مشقت بھی لی گئی۔

انقلابِ روس (1917ء) میں سیاسی قیدیوں کو علاقہ بدر کرنے کیلئے بھی اسے استعمال کیا جاتا تھا۔ جدید روس کی ترقی میں اس ریلوے لائن نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس پر سفر کا آغاز ماسکو کے وقت کے مطابق ہوتا ہے لیکن دورانِ سفر یہ آٹھ ٹائم زون سے گزرتی ہے۔ ماسکو سے چلنے والی یہ ٹرین دریائے وولگا اور پھر جنوب مشرق میں یورل پہاڑوں سے گزرتے ہوئے 1 ہزار 170 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہوئی یورپ سے ایشیا میں داخل ہوجاتی ہے۔

سائبیریا کا علاقہ ایک کروڑ 24 لاکھ 94 ہزار مربع کلومیٹر (50 لاکھ مربع میل) پر مشتمل ہے۔ سائبیریا تاتاری زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ’’سوئی ہوئی زمین‘‘۔ یہ خطہ حیرت انگیز ہے جہاں قدم قدم پر برفانی چیتے، ریچھ، گیدڑ اور انواع واقسام کے جانور اور پودے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ خطہ تیل، کوئلہ اور لوہا سمیت قیمتی معدنیات سے مالا مال ہے۔ یہ انتہائی سرد علاقہ ہے جہاں 8 سے 9 ماہ سخت سردی اور یخ بستہ ہوائیں چلتی ہیں۔ اس دوران درجہ حرارت منفی 68 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21 جنوری 2012ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کا نعتیہ کلام شائع ہوا ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

اُٹھتی نہیں کوئی بھی نظر آپؐ کے آگے
بے کار ہیں سب لعل و گُہر آپؐ کے آگے
بِن آپؐ کے یہ ارض و سما کچھ بھی نہیں ہیں
اور کچھ بھی نہیں حُسنِ سحر آپؐ کے آگے
سینے میں مہکتے ہیں گلاب آپؐ کی خاطر
جھکتا ہے عقیدت سے یہ سر آپؐ کے آگے
ڈھائے ہیں زمانے نے ستم، جُرمِ وفا پر
اب رکھا ہے ہر زخمِ جگر آپؐ کے آگے
یہ مال یہ دولت بھی کوئی چیز ہیں آقاؐ
قربان ہے یہ سارا دہر آپؐ کے آگے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
September 22, 2017 – September 28, 2017

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday September 22, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. Part 17. |
| 00:35 | Dars-e-Tehreerat |
| 00:55 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73. |
| 01:20 | Convocation Jamia Germany: Recorded on April 22, 2017. |
| 02:25 | In His Own Words |
| 02:55 | Spanish Service |
| 03:30 | Pushto Muzakarah |
| 04:10 | Quran Class: explanation of Quranic verses by Khalifatul Masih IV. Rec. April 9, 1996. |
| 05:25 | Pakistan In Perspective |
| 06:00 | Tilawat: Surah Yaa Seen, verses 23-84. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 6. |
| 07:00 | Beacon Of Truth: Rec. December 25, 2016. |
| 08:00 | From Democracy To Extremism |
| 09:00 | Reception By Lord Provost In Honour Of Hazoor: Recorded on March 7, 2009. |
| 09:55 | In His Own Words |
| 10:30 | Islami Mahino Ka Ta'aruf |
| 10:55 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 11:30 | Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 12:50 | Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque |
| 13:30 | Tilawat [R] |
| 13:50 | Seerat-un-Nabi |
| 14:30 | Shotter Shondhane: Recorded on June 1, 2014. |
| 15:35 | From Democracy To Extremism [R] |
| 16:30 | Friday Sermon [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Beacon Of Truth [R] |
| 19:30 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R] |
| 20:00 | Reception By Lord Provost In Honour Of Hazoor [R] |
| 20:55 | In His Own Words [R] |
| 21:30 | From Democracy To Extremism [R] |
| 22:30 | Friday Sermon [R] |

## Saturday September 23, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:45 | The Significance Of Flags |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Reception By Lord Provost In Honour Of Hazoor |
| 02:25 | In His Own Words |
| 03:00 | Beacon Of Truth |
| 04:00 | Friday Sermon |
| 05:30 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 06:00 | Tilawat: Surah As-Saaffaat, verses 1-145. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 50. |
| 07:00 | Faith Matters: Programme no. 171. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:50 | Friday Sermon: Rec. September 22, 2017. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:30 | Dua-e-Mustaja'ab |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:05 | Tilawat [R] |
| 12:25 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Qur'anic Archaeology |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Faith Matters [R] |
| 19:30 | Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain |
| 20:05 | Jalsa Salana UK Ladies Address: Recorded on July 26, 2008. |
| 21:05 | International Jama'at News [R] |
| 21:55 | Dua-e-Mustaja'ab [R] |
| 22:30 | Friday Sermon [R] |
| 23:40 | Qur'anic Archaeology [R] |

## Sunday September 24, 2017

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:45 | Dars-e-Hadith |
| 01:05 | Al-Tarteel |
| 01:35 | Jalsa Salana Canada Concluding Address |
| 02:35 | In His Own Words |
| 03:05 | Faith Matters |
| 04:05 | Friday Sermon |
| 05:30 | Qur'anic Archaeology |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 6. |
| 07:00 | Rah-e-Huda: Recorded on September 23, 2017. |
| 08:25 | Roots To Branches |
| 08:40 | Huzoor's Mulaqat With Atfal: Rec. Sept. 27, 2014 |
| 09:50 | In His Own Words |
| 10:25 | Biography Of Hazrat Imam Hussain (ra) |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:10 | Tilawat [R] |
| 12:25 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R] |
| 12:35 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Friday Sermon [R] |
| 14:10 | Shotter Shondhane: Recorded on June 1, 2014. |
| 15:15 | Bustan Waqfe-Nau [R] |
| 16:20 | In His Own Words [R] |
| 16:55 | Seekers Of Treasure |
| 17:35 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Rah-e-Huda [R] |
| 20:05 | Huzoor's Mulaqat With Atfal [R] |
| 21:10 | In His Own Words [R] |
| 21:45 | Biography Of Hazrat Imam Hussain [R] |
| 22:30 | Friday Sermon [R] |
| 23:40 | Roots To Branches [R] |

## Monday September 25, 2017

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:45 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:25 | Huzoor's Mulaqat With Atfal |
| 02:35 | In His Own Words |
| 03:10 | Seekers Of Treasure |
| 04:00 | Friday Sermon |
| 05:10 | History of MTA In Mauritius |
| 05:30 | Roots To Branches |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:20 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 50. |
| 07:00 | French Mulaqat: Khalifatul-Masih IV (ra) & French speaking friends. In French and English. Session no. 2. Rec. August 1, 1997. |
| 08:05 | Masjid-e-Aqsa Qadian |
| 08:20 | Jalsa Salana Speeches |
| 09:00 | Peace Conference: Recorded on March 21, 2009. |
| 09:45 | Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain |
| 10:20 | Kids Time: Programme no. 29. |
| 10:50 | Friday Sermon: Recorded on April 14, 2017. |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:25 | Al-Tarteel [R] |
| 12:55 | Friday Sermon: Recorded on October 21, 2011. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Peace Conference [R] |
| 15:50 | Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain [R] |
| 16:30 | International Jama'at News |
| 17:25 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Somali Service |
| 18:50 | Jalsa Salana Speeches [R] |
| 19:30 | Kids Time [R] |
| 20:00 | Peace Conference [R] |
| 20:35 | Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain [R] |
| 21:10 | In His Own Words [R] |
| 21:40 | From Democracy To Extremism |
| 22:30 | French Mulaqat [R] |
| 23:35 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R] |

## Tuesday September 26, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:40 | Dars-e-Hadith |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Peace Conference |
| 02:00 | The Prophecy Of Khilafat |
| 02:25 | In His Own Words |
| 03:00 | International Jama'at News |
| 03:55 | French Mulaqat |
| 05:00 | Masjid-e-Aqsa Qadian |
| 05:20 | Jalsa Salana Speeches |
| 06:00 | Tilawat: Surah Az-Zumar, verses 33-76. Part 24. |
| 06:15 | Dars-e-Tehreerat |
| 06:25 | Yassarnal Quran: Lesson no. 7. |
| 06:50 | Liqa Ma'al Arab: Khalifatul-Masih IV (ra) & Arabic speaking friends. Rec. May 2, 1996. |
| 07:55 | Story Time: Part 32. |
| 08:20 | InfoMate |
| 08:50 | Mulaqat With Atfal: Rec. September 27, 2014. |
| 09:55 | In His Own Words |
| 10:30 | Prophecies In The Bible |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 11:55 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 12:40 | Friday Sermon: Rec. September 22, 2017. |
| 13:45 | Bangla Shomprochar |
| 14:50 | Mulaqat With Atfal [R] |
| 15:55 | In His Own Words [R] |
| 16:30 | An Introduction To Ahmadiyyat |
| 17:25 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Story Time [R] |
| 18:50 | InfoMate [R] |
| 19:20 | Prophecies In The Bible [R] |
| 19:50 | Mulaqat With Atfal [R] |
| 20:55 | In His Own Words [R] |
| 21:25 | An Introduction To Ahmadiyyat [R] |
| 22:20 | Liqa Ma'al Arab [R] |
| 23:25 | Biography Of Hazrat Imam Hussain |

## Wednesday September 27, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:30 | Dars-e-Tehreerat |
| 00:50 | Yassarnal Qur'an |
| 01:15 | Mulaqat With Atfal |
| 02:25 | In His Own Words |
| 03:00 | Prophecies In The Bible |
| 03:30 | InfoMate |
| 04:00 | Liqa Ma'al Arab |
| 05:00 | An Introduction To Ahmadiyyat |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Mu'min, verses 1-41. Part 24. |
| 06:15 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 06:30 | Al-Tarteel: a programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 50. |
| 07:00 | Question & Answer Session: Rec. May 5, 1984. |
| 08:05 | Seerat Sahaba Rasool |
| 09:00 | Jalsa Salana UK Concluding Address |
| 10:00 | In His Own Words: A programme presenting selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as). |
| 10:30 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:10 | Tilawat [R] |
| 12:25 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R] |
| 12:25 | Al-Tarteel [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Rec. September 22, 2017. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Jalsa Salana UK Conlcuding Address [R] |
| 16:10 | A Brief History Of Denmark |
| 16:25 | Ghazwat-e-Nabi |
| 17:25 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | L'Islam En Questions |
| 19:00 | The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) |
| 19:25 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 20:00 | Jalsa Salana UK Concluding Address [R] |
| 21:00 | In His Own Words [R] |
| 21:30 | Ghazwat-e-Nabi [R] |
| 22:30 | Question And Answer Session [R] |
| 23:35 | The Prophecy Of Khilafat |

## Thursday September 28, 2017

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:35 | Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:30 | Jalsa Salana UK Concluding Address |
| 02:30 | In His Own Words |
| 03:00 | Seerat Sahaba Rasool |
| 03:55 | Question And Answer Session |
| 05:00 | Ghazwat-e-Nabi |
| 06:05 | Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. Part 17. |
| 06:20 | Dars-e-Tehreerat |
| 06:35 | Yassarnal Quran: Lesson no. 73. |
| 07:00 | Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anfaal, verses 72 - 76 and Surah At Tawbah, verses 1 - 17 by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. December 7, 1995. |
| 08:05 | Shama'il-e-Nabwi |
| 08:40 | The Prophecy Of Khilafat |
| 09:00 | Jalsa Germany Concluding Address: Recorded on August 27, 2017 |
| 10:05 | In His Own Words |
| 10:35 | Safar-e-Hajj |
| 11:15 | Japanese Service |
| 11:35 | History Of Cordoba |
| 12:00 | Tilawat [R] |
| 12:15 | Dars-e-Tehreerat [R] |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017. |
| 14:05 | Beacon Of Truth: Rec. November 13, 2016. |
| 15:00 | Jalsa Germany Concluding Address [R] |
| 16:05 | In His Own Words [R] |
| 16:35 | Persian Service |
| 17:05 | Roots To Branches |
| 17:35 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Faith Matters: Programme no. 187. |
| 19:25 | Shama'il-e-Nabwi [R] |
| 20:05 | Friday Sermon [R] |
| 21:00 | In His Own Words |
| 21:30 | Safar-e-Hajj [R] |
| 22:25 | Tarjamatul Qur'an Class [R] |
| 23:30 | Roots To Branches |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 22 September 2017 | Issue No. 38


## امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

## فیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔تقریبات آمین۔

## مسجد بیت الصمد گیزن (Giessen) کے افتتاح کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں وسیع پیمانہ پر کوریج۔

## ان ذرائع سے قریباً 16 لاکھ 52 ہزار افراد تک مسجد کے افتتاح کی خبر اور اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔


( رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن )


### 22 اگست 2017ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔حضور انور نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک،خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

### انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج صبح کے پروگرام میں 58 فیملیز کے 183 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ 37 خواتین کی انفرادی ملاقات بھی ہوئی۔ نیز پاکستان اور نیوزی لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ جرمنی سے ملاقات کرنے والی فیملیز 40 مختلف شہروں اور جماعتوں سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔

Immenhausen سے آنے والے دو صد کلومیٹر، Boblingen سے آنے والے 220 کلومیٹر، Goppingen سے آنے والے 260 کلومیٹر اور Ellungen سے آنے والے احباب اور فیملیز 280 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ اسی طرح Freiberg سے آنے والے 290 کلومیٹر، Ulm Donau سے آنے والے تین صد کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والے ساڑھے پانچ صد کلومیٹر اور Lubeck سے آنے والی فیملیز چھ صد کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آئے تھے اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ سبھی بہت خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا اور انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت وسکون میں بدل گئیں۔

پاکستان سے آنے والی ایک فیملی جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ کہنے لگے کہ پاکستان میں تو ہم حضور انور کو T.V. پر ہی دیکھتے تھے، آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند گھڑیاں حضور انور کے قرب کی نصیب ہو گئی ہیں۔ ہر ایک کے یہی جذبات تھے اور یہی کیفیات تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 172 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کے پروگرام میں ملاقات کا شرف پانے والے جرمنی کی 37 جماعتوں سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے افراد جماعت نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

### تقریب آمین

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

( بچے ) علیم احمد، شہاب زاہد، شیراز احمد، لبیب احمد طاہر، رمیز احمد، محمد حسیب خان، سجیل احمد، مُعِز احمد، طلحہ یاسر، فاتح ایان احمد، مبشر ثانی باجوہ، کاشف طاہر، مرزا یحییٰ بشیر احمد۔

( بچیاں ) ملائکہ کھوکھر، ماہد احمد بٹ، عاشر حمید، ملیحہ شکیل، یُسریٰ حفیظ، ھبۃ المالک شاہ سلام، انمول خالد ظفر، سامعہ عمر، جنّت فاطمہ چیمہ، عطیۃ الاوّل خان، زوبیہ ہادیہ احمد، مہرین احمد، اریحہ احسن، ثمن چیمہ۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

### 23 اگست 2017ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ بذریعہ فیکس اور ای میل خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت جرمنی سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جو خطوط جرمن زبان میں ہوتے ہیں ان کا ترجمہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ حضور انور ان تمام خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

### انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 58 فیملیز کے 176 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 30 مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ انڈیا، پاکستان، گیمبیا، فرانس، یوکے، فرنچ گیانا، نائیجیریا، بورکینافاسو، کوسووو، متحدہ عرب امارات، پرتگال، سوئٹزرلینڈ اور تنزانیہ سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

جرمنی کی جماعتوں Nurnberg سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر، Osnabruck سے آنے والی فیملیز 320 کلومیٹر اور Vechta اور Waldshut کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز 380 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے تحائف حاصل کئے جو اُن کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔ بعض بچیاں تو چاکلیٹ استعمال کرنے کے بعد اس کا cover بھی سنبھال کر رکھتی ہیں اور بڑے بچے اور طلباء اپنا قلم سنبھال کر رکھتے ہیں کہ یہ اُن کی زندگی بھر کے لئے ایک یادگار تحفہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے


باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں